

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①

سورہ انبیاء

انبیاء کرام پر رحمتوں کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں انبیاء کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایات کے بیان کے بعد آیت میں فرمایا :

(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ)

"اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۴ تا ۷ : توحید، رسالت اور آخرت کا بیان
- آیات ۸ تا ۹۳ : ۷ انبیاء کرام پر عنایات ربانی کا بیان
- آیات ۹۴ تا ۱۰۶ : ایمان بالآخرت کا بیان
- آیات ۱۰۷ تا ۱۱۲ : نبی اکرمؐ کی عظمت اور اُن کے حوالے سے شرک کا سد باب

آیات ۱ تا ۲

لوگوں کی بے حسی اور غفلت

قریب آگیا ہے لوگوں کے لیے اُن کے حساب کا وقت

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ①	اور وہ غفلت میں رخ پھیرے ہوئے ہیں۔
مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرِ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ	نہیں آتی اُن کے پاس کوئی تازہ نصیحت اُن کے رب کی طرف سے
إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ②	مگر وہ اُس کو سنتے ہیں اور وہ ہنسی میں ٹال دیتے ہیں۔

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ لوگوں کے لیے یوم حساب انتہائی قریب ہے۔ نبی اکرم کی بعثت اس بات کی علامت ہے کہ نوع انسانی کی تاریخ اب اپنے آخری دور میں داخل ہو رہی ہے۔ آپ نے ایک موقع پر اپنی شہادت کی اور وسطی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "میں اور قیامت ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں" (بخاری)۔ البتہ انسانوں کی بے حسی پر افسوس ہے کہ وہ آخرت کی تیاری اور اُس روز ہونے والے حساب کتاب سے غفلت برت رہے ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حوالے سے بار بار اور نئے نئے اسالیب میں یاد دہانی کرائی گئی ہے لیکن پھر بھی لوگ سنجیدہ ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ کس قدر محرومی اور بد بختی کی روش ہے۔

### آیات ۳ تا ۵

#### مشرکین کی ایذا رسانی اور نبی اکرم کا صبر و تحمل

لَا هِيَةَ قُلُوبُهُمْ	غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اُنکے دل
وَاسْرُوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا	اور چپکے سے سرگوشی کی اُن لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا
هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	یہ نہیں ہیں مگر تمہاری طرح کے انسان
اَفْتَأْتُونَ السَّحَرَاءَ وَانْتُمْ تُبْصِرُونَ ⑤	تو کیا تم آتے ہو جادو کے اثر میں جبکہ تم دیکھ رہے ہو۔
قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	فرمایا نبی نے میرا رب جانتا ہے ہر بات کو جو کہی جائے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آسمان اور زمین میں	
اور وہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
بلکہ وہ کہتے ہیں (قرآن کی آیات) پریشان خواب ہیں	بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ
بلکہ انہوں (یعنی نبیؐ) نے گھڑ لیا ہے اسے	بَلْ اِفْتَرَاهُ
بلکہ وہ شاعر ہے	بَلْ هُوَ شَاعِرٌ
پس اُسے چاہیے کہ لائے ہمارے پاس کوئی معجزہ	فَلْيَأْتِنَا بآيَةٍ
جیسے کہ بھیجے گئے تھے پہلے رسول۔	كَمَا أُرْسِلَ الْاَوَّلُونَ ۝

ان آیات میں مشرکین مکہ کی طرف سے نبی اکرمؐ کو ستانے اور دکھ دینے کا ذکر ہے۔ اگر کوئی نبی اکرمؐ سے قرآن حکیم سن کر اور آپؐ کے اخلاق کریمہ سے متاثر ہو جاتا تو مشرکین مکہ اُس کو ورغلانے کے لیے کہتے :

i- حضرت محمدؐ تو ہماری طرح کے انسان ہیں۔ کیا تم اپنی طرح کے انسان کی پیروی کرو گے۔

ii- قرآن اللہ کا کلام نہیں جادو ہے۔ جادو کے زیر اثر مت آؤ۔

iii- قرآن کے مضامین پریشان خیالات کا مظہر ہیں۔

iv- قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ اسے محمدؐ نے خود ہی بنا لیا ہے۔

v- حضرت محمدؐ نبی نہیں (معاذ اللہ) شاعر ہیں۔

vi- اگر محمدؐ سچے نبی ہیں تو ایسا معجزہ دکھائیں جیسے معجزے سابقہ انبیاء نے دکھائے تھے۔

ان تمام گستاخیوں کے جواب میں نبی اکرمؐ کمال صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے اور ارشاد فرماتے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو میرا رب اُس سے واقف ہے۔ گویا عنقریب اللہ تعالیٰ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر دے گا۔ سچ بولنے والے سرخرو اور جھوٹ بولنے والے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

رسوا ہوں گے۔

### آیات ۹ تا ۱۶ نبی اکرمؐ کی دلجوئی

ایمان نہیں لائی ان سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے تباہ کیا تھا	مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا
تو کیا یہ ایمان لائیں گے؟	أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ①
اور اے نبیؐ! ہم نے نہیں بھیجے آپؐ سے پہلے مگر کچھ مرد	وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا
ہم وحی کرتے تھے جن کی طرف	نُوحِيَ إِلَيْهِمْ
تو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے	فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ
اگر تم نہیں جانتے۔	إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ②
اور ہم نے نہیں بنائے تھے اُن کے ایسے جسم جو نہ کھاتے ہوں کھانا	وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا إِلَّا يَكُلُونَ الطَّعَامَ
اور نہ ہی وہ تھے (اس دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے۔	وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ③
پھر ہم نے سچ کر دکھایا اُن سے وعدہ کو	ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ
پس ہم نے بچا لیا انہیں اور اُسے جسے ہم نے چاہا	فَانْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ
اور ہم نے ہلاک کر دیا حد سے گزرنے والوں کو۔	وَأَهْلَكْنَا السُّرْفِينَ ④

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات نبی اکرمؐ کی دلجوئی کا مضمون بیان کر رہی ہیں۔ آپؐ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں بھی برباد ہونے والی قوموں نے رسولوں کی دعوت کے جواب میں جھٹلانے کی مجرمانہ روش اختیار کی تھی۔ آج آپؐ کی بشریت پر اعتراض کیا جا رہا ہے حالانکہ ماضی میں آنے والے تمام رسول بشر ہی تھے۔ اُن کے بھی بشری تقاضے تھے یعنی زندہ رہنے کے لیے وہ کھانا کھاتے تھے اور اُنہیں بھی موت کے مرحلہ سے گزر کر دنیا سے رخصت ہونا پڑا۔ البتہ اُنہوں نے تمام بشری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کر کے لوگوں کے لیے قابل عمل نمونہ پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی مدد فرمائی، اُنہیں اور ایمان لانے والوں کو سرخرو کیا اور گستاخیاں کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

### آیت ۱۰

#### قرآن میں تمہارا بھی ذکر ہے

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتَابًا	یقیناً ہم نے نازل کی ہے تمہاری طرف ایک کتاب
فِيهِ ذِكْرُكُمْ	جس میں تمہارا ذکر ہے
اَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰﴾	تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

یہ آیت اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ قرآن حکیم میں ہر انسان کا ذکر موجود ہے۔ دراصل قرآن حکیم بار بار تین طرح کے کردار بیان کرتا ہے جو ہر دور میں رہے ہیں۔ ایک حق کا دل و جان سے ساتھ دینے والے، دوسرے حق کی بھرپور مخالفت کرنے والے اور تیسرے منافقت کا مظاہرہ کرنے والے۔ انسان قرآن حکیم کے آئینہ میں اپنے طرز عمل سے اپنا کردار دیکھ سکتا ہے۔ مزید یہ کہ قرآن حکیم میں ایسی آیات بھی ہیں جن کا تاویل عام کے اعتبار سے ہمارے دور کے کسی واقعہ پر ہو بہو اطلاق ہوتا ہے۔ اس آیت میں قرآن حکیم کی جو شان بیان ہوئی اس کا ذکر نبی اکرمؐ نے ان الفاظ مبارکہ میں کیا:

فِيهِ خَبَرٌ مَّا بَعْدَكُمْ (ترمذی)

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

"اس قرآن میں تمہارے بعد کی خبریں بھی موجود ہیں۔"

### آیات ۱۱ تا ۱۵

#### عذاب کے وقت ظالم قوم کا حال

وَكَمْ قَصَبْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً	اور ہم نے برباد کر دیں کتنی ہی بستیاں جو کہ ظالم تھیں
وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝۱۱	اور ہم نے پیدا کیا ان کے بعد ایک دوسری قوم کو۔
فَلَبَّأَ أَحْسَبُ آبَا سَنًا	تو جب انہوں نے محسوس کیا ہماری پکڑ کو
إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝۱۲	تو فوراً وہاں سے بھاگنے لگے۔ (اُن سے کہا گیا)
لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ	مت بھاگو، لوٹو اُس عیش کی طرف جس میں تمہیں
وَمَسْكِنُكُمْ	رکھا گیا تھا
وَلَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ ۝۱۳	اور اپنے گھروں کی طرف
قَالُوا يَٰوَيْلَنَا	تاکہ تم سے باز پرس کی جائے
إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝۱۴	فریاد کرنے لگے ہائے ہماری خرابی!
فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوُهُمْ	بے شک ہم ہی تھے ظالم۔
حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خِلْدِينَ ۝۱۵	تو برابر رہی اُن کی یہی فریاد
	یہاں تک کہ ہم نے کر دیا انہیں کٹی ہوئی کھیتی، بجھی
	ہوئی آگ کی طرح۔

یہ آیات اُس منظر کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جب کسی ظالم قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ اُس وقت وہ قوم عذاب سے بچنے کے لیے بھاگنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرار کے تمام راستے بند فرما دیتے ہیں۔ اب وہ اپنے ظالم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے نالہ و فریاد کرتی ہے لیکن عذاب سامنے آنے کے بعد فریاد رسی کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اب اُسے اس طرح تباہ کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی فصل جو کٹنے کے بعد جل کر راکھ ہو گئی ہو۔

### آیات ۱۶ تا ۱۸

کائنات کھیل تماشہ نہیں بلکہ یہاں معرکہ حق و باطل برپا ہے

اور ہم نے نہیں بنایا آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل اور تماشہ کرتے ہوئے۔	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ۖ ۱۶
اگر ہم چاہتے کہ بنائیں کوئی کھیل تماشہ	لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهَوًا
تو ضرور بنا لیتے اُسے اپنے پاس سے	لَا تَتَّخِذْ لَهُ مِنْ دُونِنَا
اگر ہم ہوتے ایسا کرنے والے۔	إِنْ كُنَّا فَعَلِينَ ۚ ۱۷
بلکہ ہم دے مارتے ہیں حق کو باطل پر	بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ
پھر وہ اُس کا بھیجہ نکال دیتا ہے	فَيَكْدُمُهُ
اور یکایک وہ باطل مٹ جاتا ہے	فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ
اور تمہارے لئے بربادی ہے اُس جھوٹ کی وجہ سے جو تم بیان کر رہے ہو۔	وَلَكُمْ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۚ ۱۸

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں اس گمراہ کن تصور کی نفی کی گئی ہے کہ خالق نے محض شغل کے لیے کائنات بنائی ہے۔ درحقیقت کائنات میں انسانوں اور جنات کی آزمائش جاری ہے۔ یہ آزمائش حق و باطل کے درمیان ایک کشمکش کی صورت میں ہے۔ کچھ لوگ حق کے علمبردار ہیں اور کچھ باطل کے طرفدار۔ ان دونوں کے درمیان ایک معرکہ خیر و شر برپا ہے۔ بقول اقبال

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغِ مصطفویٰ سے شرارِ بولہبی

جب بھی اہل حق پامردی دکھاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مدد فرماتا ہے اور وہ باطل کا سرکچل کر رکھ دیتے ہیں۔ حضرت طالوت کی فتح اور نبی اکرمؐ کی غلبہ دین کی جدوجہد کی کامیابی اس حقیقت کے درخشاں مظاہر ہیں۔

### آیات ۱۹ تا ۲۳

آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ	اور جو اُس کے پاس ہیں وہ تکبر نہیں کرتے اُس کی عبادت سے
وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹	اور نہ ہی تھکتے ہیں۔
يُسَبِّحُوْنَ اَلَيْلَ وَالنَّهَارَ	تسبیح کرتے ہیں رات اور دن
لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰	اُکتاتے نہیں ہیں۔
اَمْ اَتَّخِذُوا الْاِلٰهَةَ مِنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱	کیا اُنہوں نے بنا لیے ہیں معبود زمین سے جو دوبارہ زندہ کریں گے؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اگر ہوتے زمین اور آسمان میں معبود اللہ کے سوا تو یقیناً یہ دونوں برباد ہو جاتے	لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا
پس پاک ہے اللہ جو عرش کا رب ہے اُن باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔	فَسُبْحَنَّ اللَّهَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٣٦﴾
نہیں پوچھا جاتا اُس سے اُس کے بارے میں جو وہ کرتا ہے	لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ
باقی سب سے باز پرس ہوگی۔	وَهُمْ يُسْأَلُونَ ﴿٣٧﴾

کچھ لوگوں نے آسمانوں میں موجود فرشتوں کو معبود بنالیا اور کچھ نے زمین میں بسنے والی مخلوقات کو یہ درجہ دے دیا۔ یہ آیات ان دونوں گمراہیوں کی نفی کر رہی ہیں۔ زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زمین و آسمان اُسی کے اختیار میں ہیں۔ فرشتے ہر وقت اُس کی تسبیح کر کے اُس کے سامنے اظہارِ عاجزی کرتے ہیں۔ زمین کی جملہ مخلوقات اُس کے سامنے لاچار اور بے بس ہیں۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے جبکہ جملہ مخلوقات اُس کے سامنے اپنے کیے کی جوابدہ ہیں۔ اگر واقعی زمین و آسمان میں دیگر معبود ہوتے تو وہ کسی موقع پر اختلاف کا شکار ہوتے اور باہم دست و گریبان ہو جاتے جس سے ایک فساد برپا ہو جاتا۔ کائنات کے نظام کا بغیر کسی رکاوٹ اور انتشار کے جاری رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں صرف ایک ہی ہستی کی مرضی جاری و ساری ہے اور وہ ہستی اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔

### آیات ۲۴ تا ۲۵

ہر رسول کی دعوت، دعوتِ توحید تھی

کیا انہوں نے بنا لیے ہیں اللہ کے سوا دوسرے معبود	أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً
اے نبی! فرمائیے لاؤ اپنی دلیل	قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ ذکر ہے اُن کا جو میرے ساتھ ہیں	هَذَا ذِكْرٌ مَنْ مَعِيَ
اور یہی ذکر ہے اُن کا جو مجھ سے پہلے تھے	وَذِكْرٌ مَنْ قَبْلِي
لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے حق کو	بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ
تو وہ رُخ پھیرے ہوئے ہیں۔	فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۲۲﴾
اور ہم نے نہیں بھیجا آپؐ سے پہلے کوئی رسول	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ
مگر ہم نے وحی کی تھی اُس کی طرف	إِلَّا نُوحِيَّ إِلَيْهِ
کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے	أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا
پس میری عبادت کرو۔	فَاعْبُدُونِ ﴿۲۵﴾

ان آیات میں رسولوں کی دعوت کی یکسانیت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی اکرم ﷺ تک ہر رسول نے معبود واحد اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اُسی کی بندگی کرنے کی دعوت دی۔ کائنات و انسان کے بارے میں ایک ہی جیسے حقائق بیان کیے۔ اس کے برعکس فلسفیوں اور ہر دور کے مشرکین نے طرح طرح کے گمراہ کن تصورات اختیار کیے۔ اُن کی گمراہی کا واضح ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے تصورات کے حق میں کوئی ٹھوس دلیل پیش نہیں کر سکے۔ یہاں تک کہ سابقہ آسمانی کتابوں میں تحریف کے باوجود شرک کے حق میں کوئی دلیل موجود نہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

فرشتوں کا اصل مقام

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا	اور اُنہوں نے کہا بنا لیا ہے رحمان نے بیٹا
--	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ تو پاک ہے	سُبْحٰنَہٗ
بلکہ وہ (فرشتے) تو معزز بندے ہیں	بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿۲۱﴾
نہیں پہل کرتے اُس کے سامنے بات کرنے میں	لَا يَسْتَفْتُونَہٗ بِالْقَوْلِ
اور وہ اُس کے حکم کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں۔	وَهُمْ بِاَمْرِہٖ يَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾
وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيہُمْ وَمَا خَلْفَہُمْ
اور وہ شفاعت نہیں کریں گے مگر اُسی کی جس کے لیے وہ پسند فرمائے	وَلَا يَشْفَعُونَ اِلَّا لِمَنْ اَرٰدَ تَضٰی
اور وہ اُس کے خوف سے ڈرنے والے ہیں۔	وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِہٖ مُّشْفِقُونَ ﴿۲۳﴾
اور جس نے کہا اُن میں سے کہ میں معبود ہوں اللہ کے سوا	وَمَنْ يَّقُلْ مِنْہُمْ اِنِّیْ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ
پس اُس کو ہم بدلے میں دیں گے جہنم (کی سزا)	فَذٰلِكَ نَجْزِیْہٖ جَہَنَّمَ
اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔	کَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴﴾

۲۲

مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کی پرستش کرتے تھے۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں بلکہ اُس کے عزت و شرف کے حامل بندے ہیں۔ اُس کے سامنے عاجزی کے ساتھ خاموش رہتے ہیں۔ اُس کے کسی فیصلہ کے برخلاف رائے نہیں دیتے اور اُسی کے حکم کے مطابق ہی اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ اُس کی اجازت ہی سے کسی کے حق

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

میں شفاعت کرتے ہیں۔ بالفرض اگر اُن میں سے کسی نے معبود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ ظالم قرار پائے گا اور اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

### آیات ۳۰ تا ۳۳ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور نعمتیں

اور کیا نہیں دیکھا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا	اَو لَمْ يَرِ الَّذِينَ كَفَرُوا
کہ آسمان اور زمین دونوں تھے بند	اَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا
تو ہم نے ان دونوں کو کھول دیا	فَفَتَقْنَهُمَا
اور ہم نے رکھا پانی کے ذریعہ ہر شے کو زندہ	وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ
تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔	اَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۝۳۰
اور ہم نے رکھ دیے زمین میں بوجھ (یعنی پہاڑ) کہ وہ ہلاتی نہ رہے انہیں	وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَيَّيْدَ بِهِمْ
اور ہم نے بنا دیے اس میں کشادہ راستے تاکہ وہ رہنمائی حاصل کریں (اپنی منزلوں کی)۔	وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝۳۱
اور ہم نے بنا دیا آسمان کو مضبوط چھت	وَجَعَلْنَا السَّيَّءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا
اور وہ اُس کی نشانیوں سے رخ پھیرے ہوئے ہیں۔	وَهُمْ عَنْ اٰيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ۝۳۲
اور اُس اللہ ہی نے بنایا ہے رات کو اور دن کو	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ الْاَيْلَ وَالنَّهَارَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور سورج کو اور چاند کو	وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وہ سب کے سب اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔	كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿۳۳﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی حسبِ ذیل قدرتوں اور بیش بہا نعمتوں کا بیان ہے :

i- آسمان جس سے اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے۔

ii- زمین جو بارش کے پانی کو جذب کر کے طرح طرح کی نعمتیں اگاتی ہے۔

iii- پانی جس پر جملہ مخلوقات کی زندگی کا انحصار ہے۔

iv- پہاڑ جن کے بوجھ کی وجہ سے زمین ایک توازن رکھتی ہے اور کوئی بڑا سیارہ زمین کو اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا۔

v- زمین پر موجود قدرتی راستے جن کے ذریعے ہم اپنی مطلوب منزلوں تک پہنچتے ہیں۔

vi- آسمان اس اعتبار سے بھی نعمت ہے کہ یہ اہل زمین کے لیے ایک محفوظ چھت ہے۔

vii- رات جو انسانوں کے آرام کے لیے ہے۔

viii- دن جو انسانوں کی مختلف سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے ہے۔

ix- سورج جس کی گردش انسانوں کے لیے کئی فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے مثلاً حرارت کا حصول، فصلوں کا پکنا، دن اور

سالوں کا حساب وغیرہ۔

x- چاند جس کی گردش رات میں روشنی بھی دیتی ہے اور دنوں، مہینوں اور سالوں کا حساب بھی طے کرتی ہے۔

افسوس کہ انسانوں کی اکثریت مذکورہ بالا نعمتوں سے استفادہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یعنی ناشکری کرتی ہے۔

آیت ۳۳ میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حرکت کر رہی

ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی پسندیدہ سرگرمیوں کے لیے متحرک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ بقول اقبال

اِس راہ میں مقام بے محل ہے پوشیدہ قرار میں اجل ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

### آیات ۳۴ تا ۳۵

موت و حیات کا سلسلہ ... انسانوں کی آزمائش کا ذریعہ

اور اے نبی! ہم نے نہیں رکھی کسی انسان کے لیے آپ سے پہلے ہمیشگی	وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ
پھر کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟	اَفَاٰیْنُ مِّمَّتْ فَهُمْ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾
ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے	كُلُّ نَفْسٍ ذٰۤیْقَةُ الْمَوْتِ
اور ہم تمہیں کو آزماتے ہیں شر سے اور خیر سے جانچنے کے لیے	وَنَبْلُوْكُمْ بِالْشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً
اور ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔	وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

مشرکین مکہ اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ان ﷺ کی دعوت کا سلسلہ آگے نہ بڑھ سکے گا۔ ان آیات میں مشرکین کو آگاہ کیا گیا کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ نے دنیا سے جانا ہے تو مشرکین کو بھی بہر حال مرنا ہے۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہی ہے۔ دنیا میں کبھی نعمتوں کی فراوانی سے بندوں کے شکر اور کبھی تکالیف سے صبر کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ دنیا ہے ہی دارالامتحان، نتائج آخرت میں نکلیں گے۔ اُس روز اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے پیروکار عظیم کامیابی حاصل کریں گے اور آپ ﷺ کے دشمن اور نافرمان ابدی ناکامی کی ذلت سے دوچار ہوں گے۔

### آیات ۳۶ تا ۳۷

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

### مشرکین مکہ کی گستاخیوں کا جواب

وَإِذَا رَأٰكَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور اے نبی! جب دیکھتے ہیں آپؐ کو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا	وہ نہیں کرتے آپؐ سے مگر مذاق
أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ إِلَهُتَكُمْ	(کہتے ہیں) کیا یہ ہیں وہ جو (برائی سے) ذکر کرتے ہیں تمہارے معبودوں کا
وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُونَ ﴿٣٦﴾	جبکہ وہ خود رحمان کے ذکر کے انکاری ہیں۔
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَجٍ	بنایا گیا ہے انسان کو جلد باز
سَآوِرِكُمْ يُبَيِّنُ	میں عنقریب دکھاؤں گا تمہیں اپنی نشانیاں
فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾	پس جلدی نہ کرو مجھ سے۔

ان آیات میں مشرکین مکہ کے طنز اور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیوں کا ذکر اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے لیے وعید کا بیان ہے۔ جب مشرکین آپ ﷺ کو دیکھتے تو مذاق اڑاتے اور آپ ﷺ کی طرف سے اپنے معبودوں کی نفی پر اظہارِ تعجب کرتے۔ مگر انہیں خود اپنے حال پر شرم نہ آتی کہ اللہ تعالیٰ کو خالق و رازق ماننے کے باوجود اُس کے ساتھ شرک کرتے ہیں، اُس کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر اُسی کی نافرمانی کرتے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ سے اُس کی توحید کا ذکر سن کر آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار کیا کہ اب عنقریب تمہیں کچھ نشانیاں دکھائی جائیں گی جن کے حوالے سے جلدی نہ کرو۔ اب مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوں گی، تم پر دنیا میں عذاب کے کوڑے برسیں گے اور پھر آخرت میں جہنم کا دائمی عذاب تمہیں المناک اذیت دیتا رہے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۳۸ تا ۴۱ مشرکین مکہ کے لیے دھمکی

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ	اور وہ کہتے ہیں کب پورا ہو گا یہ (عذاب کا) وعدہ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾	اگر تم سچے ہو۔
لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا	کاش! جان لیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے
حِينَ لَا يَكْفُونُ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ	جب وہ نہ روک سکیں گے اپنے چہروں پر سے آگ کو
وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ	اور نہ ہی اپنی پشتوں پر سے
وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۳۹﴾	اور نہ ہی اُن کی مدد کی جائے گی۔
بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً	بلکہ وہ آئے گی اُن پر اچانک
فَتَبْهَتُهُمْ	تو وہ ہوش اڑا دے گی اُن کے
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ	پھر وہ قابل نہ ہوں گے اُسے لوٹانے کے
رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۴۰﴾	اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔
وَلَقَدْ اسْتَهْزَيْ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ	اور بلاشبہ مذاق اڑایا گیا رسولوں کا آپؐ سے پہلے
فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ	تو کھیر لیا اُن کو کہ جنہوں نے مذاق اڑایا تھا اُن میں سے
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۱﴾	اُسی چیز نے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



مشرکین کہتے تھے کہ آئے دن ہمیں ڈرایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی ﷺ کی رسالت کا انکار کرو گے تو تم پر عذاب ٹوٹ پڑے گا اور قیامت میں تم جہنم کا ایندھن بن جاؤ گے۔ ہم روزانہ باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن دندناتے پھر رہے ہیں۔ نہ کوئی عذاب آتا دکھائی دیتا ہے اور نہ کوئی قیامت ہی ٹوٹی پڑ رہی ہے۔ پھر وہ طنزیہ انداز سے پوچھتے کہ اگر ہم مجرم ہیں تو ہمیں ہمارے جرائم کی سزا کب ملے گی؟ جواب دیا گیا تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آئے گا اور وہ تمہارے ہوش اڑا دے گا۔ پھر نہ تم اپنے چہروں کو عذاب سے بچا سکو گے اور نہ ہی پشتوں کو۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا اُن کی قوموں نے مذاق اڑایا تھا۔ پھر اُن قوموں کو اُسی عذاب نے گھیر لیا تھا جسے وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔

### آیات ۴۲ تا ۴۴

#### مشرکین مکہ کے لیے دعوتِ غور و فکر

اے نبی! پوچھیے کون تمہاری نگہبانی کرتا ہے رات اور دن رحمان کے مقابلے میں	قُلْ مَنْ يَّكْفُرُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ
لیکن وہ اپنے رب کے ذکر سے رخ پھیرے ہوئے ہیں۔	بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۴۲﴾
کیا اُن کے ایسے معبود ہیں جو بچاتے رہتے ہیں انہیں ہمارے سوا	اَمْ لَهُمُ الْاِلٰهَةُ تَسْعُهُمْ مِّنْ دُونِنَا
وہ تو طاقت نہیں رکھتے اپنی بھی مدد کی	لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ
اور نہ ہی اُن کا ہماری طرف سے ساتھ دیا جاتا ہے۔	وَلَا هُمْ مِّنَّا يَصْحَبُونَ ﴿۴۳﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ	بلکہ ہم نے دیا سامانِ عیش انہیں اور اُن کے باپ دادا کو
حَتّٰی طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ	یہاں تک کہ طویل ہو گیا اُن پر عرصہ
اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَأْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا	تو کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم لارہے ہیں ( اُن کے گرد ) زمین ( کے دائرے ) کو اُس کے اطراف سے تنگ کرتے ہوئے
اَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۴۳﴾	پھر کیا وہ غالب آسکیں گے؟۔

یہ آیات مشرکین مکہ کو دعوت دے رہی ہیں کہ ذرا سوچو! کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہاری حفاظت کر سکتا ہے؟ تم اپنی سرکشی کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہو۔ تم پر عذاب رات میں بھی آسکتا ہے اور دن میں بھی۔ کیا تمہارے معبود اس قابل ہیں کہ تمہیں ہمارے عذاب سے بچا سکیں؟ اب تو صورتِ حال یہ ہے کہ تمہارے اطراف کے علاقوں میں اسلام قبول کرنے والے بڑھتے جا رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا دائرہ اثر بڑھ رہا ہے اور تمہارا دائرہ اثر کم ہو رہا ہے۔ تمہارے گرد زمین تنگ ہو رہی ہے۔ کیا اب بھی تم غالب رہ سکو گے؟

### آیات ۴۵ تا ۴۷

#### دلسوزی کے ساتھ وعظ و نصیحت

قُلْ اِنَّمَا اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ	اے نبی! فرمائیے میں تو خبردار کر رہا ہوں تمہیں وحی کے ذریعہ
وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ اِذَا مَا يُنْذَرُونَ ﴿۴۵﴾	اور نہیں سنا کرتے بہرے پکار کو جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور اگر چھو جائے انہیں ہلکا سا جھونکا آپ کے رب کے عذاب کا	وَلَيْنَ مَسْتُهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ
تو وہ یقیناً کہیں گے ہائے ہماری خرابی!	لَيَقُولُنَّ يَوْمَئِذٍ لَّا
بے شک ہم ہی تھے ظالم۔	اِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۳۳﴾
اور ہم رکھیں گے عدل کے ترازو قیامت کے دن	وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
تو ظلم نہیں کیا جائے گا کسی جان پر کچھ بھی	فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا
اور اگر ہوگا کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر	وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
ہم لے آئیں گے اُسے	اَتَيْنَا بِهَا
اور کافی ہیں ہم حساب لینے والے۔	وَكَفَىٰ بِنَا حَسِيبِينَ ﴿۳۴﴾

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کا بڑی دلسوزی کے ساتھ مشرکین مکہ کو خبردار کرنے کا بیان ہے۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ مشرکین کو آگاہ کر دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی بنیاد پر تمہیں حقائق بتا رہا ہوں لیکن تم بہروں کی طرح میرے بیان کا کوئی اثر نہیں لے رہے۔ اگر تمہیں دنیا میں فوری سزا دے دی جائے تو فریاد کرو گے کہ ہائے ہم ہی ظالم ہیں۔ البتہ آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل کا حساب لے کر رہے گا۔ اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہے تو اُس کی بھی باز پرس ہوگی۔ اب سوچ لو! اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارا کیا حال ہوگا؟

آیات ۴۸ تا ۵۰

اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے کون فیض پاتے ہیں؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰى وَهٰرُونَ الْفُرْقَانَ	اور یقیناً ہم نے عطا فرمائی موسیٰ اور ہارون کو حق اور باطل میں فرق کی کسوٹی
وَضِيَاءً	اور روشنی
وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢٨﴾	اور نصیحت پر ہیزگاروں کے لیے۔
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ	وہ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے
وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٩﴾	اور وہ قیامت کے حوالے سے خوفزدہ رہتے ہیں۔
وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبْرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ	اور یہ (قرآن) برکت والا ذکر ہے، ہم نے نازل کیا ہے جسے
اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكَرُونَ ﴿٣٠﴾	تو کیا تم اس کا انکار کرنے والے ہو۔

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے محاسن بیان کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تورات حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو عطا کی۔ تورات اپنی اصل صورت میں حق و باطل میں فرق کی کسوٹی، سیدھی راہ دکھانے کے لیے ایک روشنی اور درد بھری نصیحت تھی۔ البتہ اس کتاب کے ان اوصاف حمیدہ سے فیض صرف وہی سعادت مند حاصل کر سکتے تھے جو متقی تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہتے تھے اور آخرت میں جوابدہی کے احساس سے لرزاں و ترساں رہتے تھے۔ ہر دور میں ایسے ہی پاکیزہ لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتابیں مفید یعنی ہدایت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا جو بے شمار برکتوں کا حامل ہے۔ افسوس کہ کافر اور مشرکین اس عظیم نعمت کی ناقدری کر کے اس کا انکار کر رہے ہیں!

### آیات ۵۱ تا ۵۶

حقیقی رب کون ہے؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَقَدْ اَتَيْنَا اِبْرٰهِيْمَ رُشْدًا مِّنْ قَبْلُ	اور یقیناً ہم نے عطا فرمائی تھی ابراہیم کو ان کی فہم و فراست اس سے پہلے
وَكُنَّا بِهٖ عَلِيْمِيْنَ ﴿٥١﴾	اور ہم اُن کے بارے میں خوب جاننے والے ہیں۔
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهٖ وَقَوْمِهٖ	جب فرمایا انہوں نے اپنے والد اور اپنی قوم سے
مَا هٰذِهِ التَّمٰثِيْلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾	یہ کیا مورتیاں ہیں کہ تم جن کے سامنے جے بیٹھے رہتے ہو۔
قَالُوْا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا لَهَا عِبٰدِيْنَ ﴿٥٣﴾	اُنہوں نے کہا ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرنے والا۔
قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾	فرمایا ابراہیم نے یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں ہو۔
قَالُوْا اَجَعْتَنَا بِالْحَقِّ	اُنہوں نے کہا کیا آپ پیش کر رہے ہیں ہمارے سامنے واقعی حق بات
اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾	یا آپ یوں ہی دل لگی کرنے والے ہیں۔
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	فرمایا ابراہیم نے بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے
الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ	جس نے ان سب کو بنایا ہے
وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰہِدِيْنَ ﴿٥٦﴾	اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی دانائی اور پھر اُس کے مظاہر کا تذکرہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد اور قوم سے دریافت کیا کہ ان مورتیوں کی حقیقت کیا ہے جن کے سامنے تم سر جھکا کر بڑے ادب سے بیٹھے رہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کا یہ طریقہ ہم نے اپنے آباء و اجداد سے سیکھا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا بلاشبہ تم بھی کھلی گمراہی کا شکار ہو اور یہی حال تمہارے آباء و اجداد کا بھی تھا۔ قوم نے پوچھا کہ اے ابراہیمؑ! کیا آپ شغل کر رہے ہیں یا واقعی سنجیدہ ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ رب حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جس نے کائنات کی ہر شے کو وجود بخشا اور جو اس کی ہر اعتبار سے نگرانی، پرورش اور حفاظت فرما رہا ہے۔

### آیات ۵۷ تا ۶۴

#### بت پرستوں پر اتمامِ حجت

اور (فرمایا ابراہیمؑ نے) اللہ کی قسم میں ضرور خفیہ تدبیر کروں گا تمہارے بتوں کے خلاف	وَتَاللّٰهِ لَا كَيْدَ لَنَا صُنَاكُمْ
اس کے بعد کہ تم چلے جاؤ پیٹھ پھیر کر۔	بَعْدَ اَنْ تَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾
تو کر دیا ابراہیمؑ نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے	فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا
سوائے اُن کے بڑے کے	اِلَّا كَبِيرًا اَللّٰهُمَّ
تاکہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔	لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾
انہوں نے کہا کس نے کیا ہے یہ ہمارے معبودوں کے ساتھ؟	قَالُوا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِالِهٰتِنَا
بے شک وہ یقیناً ظالموں میں سے ہے۔	اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَالُوا سُبْحَانَكَ يٰذَاكَرَهُمُ	کچھ نے کہا ہم نے سنا ہے ایک نوجوان کو جو (برائی سے) ذکر کرتا ہے اُن کا
يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيْمُ ۝۱۰	کہا جاتا ہے اُسے ابراہیمؑ۔
قَالُوا فَاتُوا بِهِ عَلَىٰ عَيْنِ النَّاسِ	اُنہوں نے کہا لے آؤ اُسے لوگوں کی نگاہوں کے سامنے
لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝۱۱	تاکہ وہ گواہی دیں۔
قَالُوْا اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِالْهَيْتَنِ يٰ اِبْرَاهِيْمُ ۝۱۲	اُنہوں نے کہا کیا تم نے کیا ہے یہ ہمارے معبودوں کے ساتھ اے ابراہیمؑ!؟
قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا	فرمایا ابراہیمؑ نے بلکہ کیا ہو گا یہ اُن کے اس بڑے نے
فَسَلُّوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝۱۳	سو پوچھ لو اُن سے اگر وہ بولتے ہیں۔
فَرَجَعُوْا اِلٰى اَنْفُسِهِمْ	تو وہ پلٹے اپنی ہی طرف
فَقَالُوْا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۴	پھر کہہ اٹھے بے شک تم ہی ظالم ہو۔

یہ آیات بت پرستوں پر حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے اتمامِ حجت کا واقعہ بیان کر رہی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ شہر کے بت خانہ میں داخل ہو گئے۔ تمام بتوں کو توڑ دیا البتہ بڑے بت کو سلامت رہنے دیا۔ جب قوم کے پنڈتوں نے آپ سے پوچھا کہ ہمارے معبودوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ بڑا بت سلامت ہے اور اسی نے بقیہ بتوں کو توڑا ہو گا۔ جاؤ شکستہ بتوں سے پوچھ لو کہ اُن کو اس حال سے کس نے دوچار کیا ہے؟ پنڈت اور پوری قوم کو اپنے معبودوں کی بے بسی اور لاچارگی کا احساس ہو گیا۔ گویا اُن پر اتمامِ حجت ہو گئی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۶۵ تا ۶۷

ابراہیمؑ کی طرف سے بت پرستوں کو ملامت

پھر وہ اٹے پھر ادیئے گئے (شرک کی طرف) اپنے سروں پر	ثُمَّ نَكْسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ
(ہٹ دھرمی سے بولے) یقیناً تم جانتے ہو (اے ابراہیمؑ!) یہ بولتے نہیں ہیں۔	لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾
فرمایا ابراہیمؑ نے تو کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا اُن کی	قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
جو نہ فائدہ پہنچائیں تمہیں کچھ بھی	مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا
اور نہ ہی پہنچا سکیں نقصان تمہیں۔	وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾
تف ہے تم پر	اِفِ لَكُمْ
اور اُن پر بھی جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا	وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟۔	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی قوم کی ہٹ دھرمی کا ذکر ہے۔ قوم پر واضح ہو چکا تھا کہ جن بتوں کی وہ پوجا کرتے ہیں وہ لاچار اور بے اختیار ہیں۔ اس کے باوجود آباء و اجداد کی اندھی تقلید، پنڈتوں کی مذہبی چودھراہٹ اور دیگر مفادات نے جاہلی عصیت کی صورت اختیار کر لی۔ انہوں نے کہا اے ابراہیمؑ! آپ تو جانتے ہیں کہ یہ بت بول نہیں سکتے۔ حضرت ابراہیمؑ اُن کی زبانوں سے یہی سننا چاہتے تھے۔ جواب دیا غور تو کرو! تم کیسے بے حس اور بے اختیار بتوں کو معبود بنائے بیٹھے ہو جو اپنی زبان سے یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ اُن پر کیا بتی اور

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



کون انہیں توڑ پھوڑ گیا؟ وہ تمہیں کیا فائدہ دیں گے یا کس نقصان سے بچائیں گے جو اپنی حفاظت پر بھی قادر نہیں۔ افسوس ہے تم پر بھی اور تمہارے باطل معبودوں پر بھی! کیا تم سوچتے نہیں ہو؟

### آیات ۶۸ تا ۷۱

### آگ حضرت ابراہیمؑ کے لیے گلستان بن گئی

قَالُوا حَرِّقُوهُ	بت پرست کہنے لگے جلادو ابراہیمؑ کو
وَانصُرُواالِهَتَكُمْ	اور مدد کرو اپنے معبودوں کی
اِنْ كُنْتُمْ فَعِلَيْنَ ۝۶۸	اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔
قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝۶۹	ہم نے کہا اے آگ! ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی والی ابراہیمؑ پر۔
وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا	اور انہوں نے چاہی ابراہیمؑ کے خلاف ایک سازش
فَجَعَلْنٰهُمْ الْاٰخِسِرِيْنَ ۝۷۰	تو ہم نے کر دیا انہی کو انتہائی خسارے میں جانے والا
وَنَجَّيْنٰهٗ وَاَوْطَاۤا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بَرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ ۝۷۱	اور ہم نے بچا لیا ان کو اور لوٹ کو ایک ایسی سرزمین (فلسطین) کی طرف کہ ہم نے برکت رکھی تھی جس میں تمام جہان والوں کے لیے۔

جہلاء کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے کہ جب وہ دلیل کے میدان میں ہار جاتے ہیں تو تشدد اور ظلم پر اتر آتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے سامنے لا جواب ہونے کے بعد بت پرستوں نے طے کیا کہ جیسے بھی ہو سکے اپنے مشکل کشاؤں کی عزت اور بھرم کو بچاؤ۔ ابراہیمؑ کو بھڑکتی آگ میں جلا کر راکھ کر دو۔ انہوں نے آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ تیار کیا اور حضرت ابراہیمؑ کو اُس میں ڈالنے کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فیصلہ کیا۔ اُن کی سازش یہ تھی کہ ابراہیمؑ آگ کے ڈر سے لرز جائیں گے اور پھر سے قوم کے باطل معبودوں کے سامنے سر جھکا دیں گے لیکن

بے خطر کو دپڑا آتشِ نمرود میں عشق  
عقل ہے محوِ تماشا لے لب بامِ ابھی

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی جان کی محبت معبودِ حقیقی کی محبت کے سامنے قربان کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عظیم بندہ کی قربانی کو شرف قبولیت عطا کیا اور آگ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے لیے نہ صرف ٹھنڈی بلکہ سلامتی والی ہو جائے۔ آگ کیا کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے۔ آگ نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور حضرت ابراہیمؑ پر گل و گلزار بن گئی۔ سچ کہا ہے اقبال نے

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا  
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

مشرکین کو ناکامی و ذلت سے دوچار ہونا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے بھتیجے حضرت لوطؑ کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ فلسطین کی مبارک سرزمین میں عمدہ ٹھکانہ عطا فرمایا۔

آیات ۷۲ تا ۷۳

جو گمراہوں سے کُتّا ہے اللہ اُسے صالحین سے جوڑتا ہے

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ	اور ہم نے انہیں عطا کیے اسحاقؑ
وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً	اور مزید یعقوبؑ بھی
وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٧٢﴾	اور دونوں کو بنایا نیک۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور بنادیا انہیں پیشوا کہ وہ رہنمائی کرتے تھے ہمارے حکم سے	وَجَعَلْنَاهُمْ اٰیَةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنا
اور ہم نے وحی کیے اُن کی طرف نیکوں کے کام	وَ اَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فَعَلَ الْخَيْرَاتِ
اور نماز قائم کرنا	وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ
اور زکوٰۃ دینا	وَ اٰتٰنَا الزَّكٰوةَ
اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔	وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۱﴾

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کا بیان ہے۔ وہ مشرک قوم سے علیحدہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نہ صرف فلسطین کی مبارک سرزمین میں بسایا بلکہ حضرت اسحاقؑ جیسا نیک بیٹا اور حضرت یعقوبؑ جیسا باسعادت پوتا عطا کیا۔ اُن دونوں کو اللہ تعالیٰ نے منصبِ امامت پر فائز کیا۔ انہیں نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی اور دیگر افعالِ خیر کی تلقین و توفیق عطا فرمائی۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے تھے۔

### آیات ۷۴ تا ۷۵

#### حضرت لوطؑ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

اور لوط، ہم نے دی تھی جنہیں حکمت اور علم	وَلُوطًا اٰتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا
اور ہم نے بچالیا تھا انہیں اُس بستی سے جو کام کیا کرتی تھی گندے	وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبٰثٰتِ
بے شک وہ برائی کرنے والی نافرمان قوم تھی۔	اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾
اور ہم نے داخل کیا لوطؑ کو اپنی رحمت میں	وَ اَدْخَلْنَاهُ فِيْ رَحْمَتِنَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِنَّكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

بے شک وہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

یہ آیات خبر دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت لوطؑ کو علم و حکمت کی نعمتوں سے نوازا تھا۔ اُن کے سامنے اُن کی اُس فاسق قوم کو ہلاک کیا تھا جو ہم جنس پرستی کے جرم کی عادی تھی اور حضرت لوطؑ کے خلاف دست درازی کے ناپاک منصوبے بنا رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے عذاب کے وقت حضرت لوط کی حفاظت فرمائی اور اُنہیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے باسعادت صالح بندوں میں سے تھے۔

آیات ۷۶ تا ۷۷

حضرت نوحؑ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت

وَنُوحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ	اور نوحؑ، جبکہ اُنہوں نے پکارا اِس سے پہلے
فَاَسْتَجَبْنَا لَهُ	تو ہم نے جواب دیا اُن کی پکار کا
فَنَجَّيْنَاهُ وَاهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۷۶﴾	اور بچالیا اُنہیں اور اُن کے گھر والوں کو ایک بڑی مصیبت سے
وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا	اور ہم نے مدد کی اُس کی اُن لوگوں کے مقابلے میں جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا سَوْءٍ	بے شک وہ برائی والے لوگ تھے
فَاَغْرَقْنَاهُمْ اَجْعَلِيْنَ ﴿۷۷﴾	سو ہم نے غرق کر دیا اُن سب کو۔

حضرت نوحؑ نے ۹۵۰ برس تک اپنی قوم کو حق کی دعوت دی۔ قوم کی اکثریت فاسق تھی۔ اُن فاسقین نے نہ صرف یہ کہ دعوتِ حق کو جھٹلایا بلکہ حضرت نوحؑ اور اُن کے گھر والوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے فریاد

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کی ۱۱ بے شک میں مغلوب ہوا چاہتا ہوں، پس تو میری قوم سے انتقام لے ۱۱ (القمر: آیت ۱۰)۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی مدد فرمائی۔ فاسق قوم کو ایک طوفان کے ذریعہ غرق کر دیا۔ حضرت نوحؑ، اُن کے اہل ایمان گھر والوں اور مومن ساتھیوں کو محفوظ رکھا۔

### آیات ۷۸ تا ۸۰

#### حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات

اور داؤدؑ اور سلیمانؑ، جبکہ وہ دونوں فیصلہ کر رہے تھے ایک کھیتی کے بارے میں	وَدَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ
جب رات میں چر گئی تھیں اُسے ایک قوم کی بکریاں	اِذْ نَفَسَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ
اور ہم تھے اُن کے فیصلے کے گواہ۔	وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٩﴾
سو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ سلیمانؑ کو	فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ
اور اُن دونوں کو ہم نے عطا کی تھی حکمت اور علم	وَ كَلَّا اَتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا
اور ہم نے تابع کر دیے تھے داؤدؑ کے ساتھ پہاڑ	وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ
وہ تسبیح کرتے تھے	يُسَبِّحُنَ
اور (تابع کر دیے تھے) پرندے بھی	وَالطَّيْرَ
اور ہم ہی تھے یہ سب کچھ کرنے والے۔	وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٨٠﴾
اور ہم نے سکھایا تھا داؤدؑ کو لباس (زر ہیں) بنانا تمہارے لیے	وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُؤْسٍ لِّكُمُ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لیٰ تُحْصِنُكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ	تاکہ وہ محفوظ رکھے تمہیں تمہاری لڑائی کے دوران
فَهَلْ اَنْتُمْ شَاكِرُونَ ﴿۱۷﴾	تو کیا تم ہو گے شکر گزار؟

ان آیات میں حضرت داؤدؑ اور اُن کے بیٹے حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات کا تذکرہ ہے۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے حاکم بنایا، عادلانہ شریعت دی اور شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کے لیے حکمت اور بصیرت بھی عطا فرمائی۔ ایک موقع پر اُن دونوں کے سامنے دو فریق باہمی تنازع کا فیصلہ کرانے کے لیے حاضر ہوئے۔ اُن میں سے ایک فریق کی بکریاں دوسرے فریق کی پوری فصل کو چٹ کر گئیں تھیں۔ حضرت داؤد نے فیصلہ دیا کہ پہلا فریق دوسرے فریق کے نقصان کا ازالہ کرے اور اپنی تمام بکریاں اُس کے حوالے کر دے۔ حضرت سلیمانؑ کی رائے تھی کہ اس فیصلہ سے پہلا فریق مشکل میں پڑ جائے گا۔ فیصلہ یوں کیا جائے کہ فی الحال بکریاں متاثرہ فریق کو دے دی جائیں تاکہ وہ اُن کے دودھ سے استفادہ اور آمدنی حاصل کریں۔ پہلا فریق دوسرے فریق کی زمین پر کھیتی باڑی کرے اور جب اُس زمین پر فصل اتنی بڑی ہو جائے جتنی کہ بکریوں نے کھائی تھی تو اب زمین اُس فصل کے ساتھ دوسرے فریق کو دے کر اُس سے اپنی بکریاں واپس لے لے۔ بلاشبہ یہ فیصلہ بڑا حکیمانہ اور عادلانہ تھا۔ حضرت داؤدؑ پر اللہ تعالیٰ کی مزید عنایات یہ ہوئیں کہ اُن کی حمد کے ترانے سن کر پہاڑ اور اڑتے ہوئے پرندے وجد میں آجاتے اور اُن کے ساتھ حمد باری تعالیٰ میں شریک ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو زہیں اور جنگی لباس بنانے کی بھی صلاحیت عطا فرمائی تاکہ دشمن کے وار سے محفوظ رہا جاسکے۔

### آیات ۸۱ تا ۸۲

#### حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً	اور سلیمانؑ کے لیے ہم نے تابع کر دی تھی ہوا تند و تیز
تَجْرِي بِأَمْرِهَا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا	وہ چلتی تھی اُن کے حکم سے اُس سرزمین (فلسطین) کی طرف، ہم نے برکت رکھی تھی جس میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ ﴿۸۱﴾	اور ہم ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔
وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يَغْوُصُونَ لَهُ	اور (ہم نے اُن کے تابع کر دیے تھے) جنات میں سے بھی جو غوطہ لگاتے تھے سمندروں میں اُن کے لیے
وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ	اور کرتے تھے کام کچھ دوسرے بھی
وَكُنَّا لَهُمْ حَفِظِينَ ﴿۸۲﴾	اور ہم ہی تھے اُن کی نگرانی کرنے والے۔

یہ آیات حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی دو عنایات کا ذکر کر رہی ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تند و تیز ہوا کو اُن کے تابع کر دیا تھا۔ وہ اُن کے حکم کے مطابق چلتی تھی۔ ہوا کے دوش پر اُن کا تخت آدھے دن میں اتنی مسافت طے کرتا تھا جتنی مسافت لوگ عام سواریوں پر ایک ماہ میں طے کر پاتے تھے۔ دوئم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی طاقتور جنات اُن کے اختیار میں دے دیے تھے۔ یہ جنات سمندروں میں غوطے لگا کر قیمتی موتی اور مونگے نکالتے تھے۔ ایسے بڑے بڑے برتن بناتے تھے جن میں حضرت سلیمانؑ کے لشکر پانی پیتے تھے اور ایسی بڑی بڑی دیگیں بھی جن میں لشکروں کے لیے کھانا تیار ہوتا تھا۔ مزید یہ کہ حضرت سلیمانؑ ان جنات سے عمارات کی تعمیر اور اُن پر نقش و نگاری کا کام بھی لیتے تھے۔ جنات کو سرکشی سے باز رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اُن پر سخت نگرانی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عنایات حضرت سلیمانؑ پر اس لیے کیں تاکہ وہ اور اُن کا پورا خاندان اللہ کے دین کی نصرت و نفاذ کے لیے سرگرم عمل رہے۔

### آیات ۸۳ تا ۸۴

#### حضرت ایوبؑ کے صبر کا اجر

وَإِيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ	اور ایوبؑ، جب اُنہوں نے پکارا اپنے رب کو
إِنِّي مُسْتَظِيرٌ	یقیناً پہنچی ہے مجھے تکلیف

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿۸۶﴾	اور تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ	تو ہم نے جواب دیا اُن کی پکار کا
فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضِرٍّ	پھر ہم نے دور کر دی جو بھی اُنہیں تکلیف تھی
وَأَتَيْنَاهُ أَهْلَهُ	اور ہم نے دیے اُنہیں اُن کے گھر والے
وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ	اور اُن کے برابر اور بھی اُن کے ساتھ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	یہ رحمت ہے ہماری طرف سے
وَذِكْرَىٰ لِلْعَبِيدِينَ ﴿۸۷﴾	اور نصیحت ہے عبادت کرنے والوں کے لیے۔

حضرت ایوبؑ پر کئی تکالیف آئیں لیکن اُنہوں نے صبر کیا اور راضی برضائے ربؐ رہنے کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ ان آیات میں حضرت ایوبؑ کے صبر کی مدح کی گئی اور اُنہیں عطا کیے جانے والے اجر کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ جلد کی ایک تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ پھر ایک آفت کے نتیجے میں اولاد سے بھی محروم ہو گئے۔ آخر کار اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے رحم فرمانے کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آزمائش ختم کی، اُنہیں صحت دی اور پہلے کے مقابلہ میں دو گنا اولاد کی نعمت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آزمائش سے محفوظ فرمائے اور اگر آزمائش آہی جائے تو راضی برضائے ربؐ کی کیفیت عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸۵ تا ۸۶

صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت عطا کی جاتی ہے

وَأَسْمِعِیْلَ وَادْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ	اور اسماعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ
--	--------------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔	كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿۸۵﴾
اور ہم نے داخل کیا ان سب کو اپنی رحمت میں	وَاَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا
بے شک وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔	اِنَّهُمْ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۸۶﴾

ان آیات میں صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے والی تین ہستیوں حضرت اسماعیلؑ، حضرت ادریسؑ اور حضرت ذوالکفلؑ کا ذکر ہے۔ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ادریسؑ انبیاء میں سے تھے۔ حضرت ذوالکفلؑ کے حوالے سے اختلاف ہے کہ آیا وہ نبی تھے یا محض کوئی مرد صالح۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے صالح کردار کی تحسین فرمائی اور انہیں اپنی رحمت میں داخل کرنے کا اعلان فرمایا۔

### آیات ۸۷ تا ۸۸

#### حضرت یونسؑ کی فریاد رسی

اور مچھلی والے (یونسؑ)، جب وہ چل دیے ناراض ہو کر	وَإِذَا النُّونُ اِذْ ذُهِبَ مُغَاضِبًا
پھر انہوں نے خیال کیا کہ ہم گرفت نہیں کریں گے اُن کی	فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ
تو انہوں نے پکارا اندھیروں میں	فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ
کہ اے اللہ! نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے	اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
تو پاک ہے	سُبْحٰنَكَ
بے شک میں ہی ہوں ظالموں میں سے۔	اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ﴿۸۷﴾
تو ہم نے جواب دیا اُن کی پکار کا	فَاَسْتَجَبْنَا لَهٗ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ط	اور نجات دی انہیں غم سے
وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝۸۷	اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں مومنوں کو۔

حضرت یونسؑ شرک اور سرکشی کے جرائم پر اپنی قوم سے ناراض تھے۔ انہوں نے اس ناراضگی کی وجہ سے قوم کو چھوڑا اور سمندر کے راستے ہجرت کا سفر اختیار کر لیا اور اس ہجرت کے لیے اللہ تعالیٰ کی واضح اجازت آنے کا انتظار نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو لغزش قرار دیا اور آزمائش کے طور پر سمندر میں سفر کے دوران ایک مچھلی کو آپ کو نگل جانے کا حکم دیا۔ آپ کو اپنی لغزش پر ندامت ہوئی۔ آپ نے مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں رب کو پکارا اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا کہ "اے اللہ! نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ہوں ظالموں میں سے"۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی فریاد سنی، لغزش کو معاف کیا اور انہیں مچھلی کے پیٹ سے آزاد فرمادیا۔

### آیات ۸۹ تا ۹۰

#### حضرت یحییٰؑ کی معجزانہ ولادت

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ	اور زکریاؑ، جب انہوں نے پکارا اپنے رب کو
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا	اے میرے رب! نہ چھوڑ مجھے اکیلا
وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝۸۹	اور تو بہترین وارث ہے۔
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ	تو ہم نے اُن کی دعا کا جواب دیا
وَوَهَبْنَا لَهُ يُحْيٰى	اور عطا کیے اُن کو یحییٰؑ
وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ	اور تندرست کر دیا اُن کے لیے اُن کی زوجہ کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسْرِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ	بے شک وہ سب جلدی کیا کرتے تھے نیک کاموں میں
وَيَدْعُوْنَنا رَغْبًا وَرَهْبًا	اور پکارتے تھے ہمیں امید اور خوف سے
وَكَانُوْا لَنَا خُشْعِيْنَ ۝۹۰	اور وہ تھے ہمارے سامنے عاجزی اختیار کرنے والے۔

ان آیات میں حضرت زکریاؑ کی دعا اور اُس کی قبولیت کا ذکر ہے۔ حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے کے عالم میں جب کہ اُن کی زوجہ بھی بانجھ تھیں اللہ تعالیٰ سے ایسے بیٹے کا سوال کیا جو اُن کے بعد اُن کے مشن کا وارث ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دیا کہ بیٹا ملے یا نہ ملے ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی بہترین وارث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا پوری فرمائی، اُن کی زوجہ کو تندرست کر دیا اور انہیں حضرت یحییٰؑ کی صورت میں ایک سعادت مند بیٹا عطا فرمایا۔ مزید ارشاد ہوا کہ تمام انبیاء کرام نیکی کے کاموں میں سبقت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کو امید اور خوف سے پکارتے تھے اور بڑی عاجزی و انکساری سے اُس کی بندگی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انبیاء کرام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۹۱

#### حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے لیے اعزاز

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	اور وہ خاتون جس نے حفاظت کی اپنی عصمت کی
فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا	پھر ہم نے پھونک دیا اُس میں اپنی روح میں سے
وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۝۹۱	اور ہم نے بنا دیا اُسے اور اُس کے بیٹے کو نشانی تمام جہان والوں کے لیے۔

اس آیت میں حضرت مریم سلام علیہا کے پاکیزہ کردار کی تحسین کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر کسی مرد کے ساتھ تعلق کے معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰؑ کی صورت میں اولاد کی نعمت عطا فرمائی۔ اس معجزانہ ولادت کی وجہ سے حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی والدہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حضرت مریمؑ اب رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔ بلاشبہ یہ ایک امتیازی اعزاز ہے جو ان دو مبارک ہستیوں کو عطا ہوا۔

### آیات ۹۲ تا ۹۳

تمام انبیاء کا ایک ہی مقصد... بندگیِ رب

بے شک یہ ہے تمہاری امت ایک ہی امت	إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
اور میں تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو۔	وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۙ
اور انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اپنے معاملہ کو آپس میں	وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
سب ہماری طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔	كُلُّ الْيَبْنَاكِ رَجُوعٌ ۙ

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ تمام انبیاء کرام ایک ہی مقصد امت تھے۔ اُن کا مقصد تھا اللہ تعالیٰ ہی کو رب مان کر اُس کی بندگی کرنا۔ ہم سب کو بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی کا راستہ اختیار کر کے انبیاء کی امت میں شامل ہونا چاہیے۔ بد قسمتی سے لوگوں کی اکثریت نے انبیاء کی تعلیمات کی پیروی کے بجائے دنیا دار پیشواؤں کی پیروی شروع کر دی۔ ان پیشواؤں نے اپنی گدیوں اور مفادات کے لیے لوگوں کو شرک کی راہ دکھائی اور بغیر اچھے اعمال کے بھی بخشش کے سبز باغ دکھائے۔ لہذا لوگوں نے بندگیِ رب کے مطلوب راستہ کو چھوڑ کر گمراہی کے مختلف راستے اختیار کر کے دینِ توحید کے حصے بخرے کر دیے۔ عنقریب تمام انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور ہر کوئی اپنے اپنے کیے کا بدلہ پائے گا۔

### آیات ۹۴ تا ۹۵

اچھے اعمال کرنے کا موقع دوبارہ نہ ملے گا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ	پھر جو کوئی عمل کرتا ہے اچھا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور وہ ہے مومن
فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ	تو کوئی نافرمانی نہیں ہوگی اُس کی کوشش کی
وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿۹۳﴾	اور بے شک ہم اُسے لکھنے والے ہیں۔
وَحَرَمٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا	اور نا ممکن ہے کسی بستی کے لیے جسے ہم نے برباد کیا
أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۹۴﴾	کہ اُس میں ہلاک ہونے والے پلٹ کر نہیں آئیں گے۔

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ جو شخص بھی ایمان اور اخلاص کے ساتھ اچھے اعمال کر رہا ہے اُسے بھرپور صلہ ملے گا۔ اُس کی ہر نیکی محفوظ کی جا رہی ہے۔ البتہ جن بد نصیبوں نے غفلت کی زندگی گزار دی اور اپنے گناہوں کی پاداش میں برباد کر دیئے گئے، انہیں دوبارہ دنیا میں آنے اور سابقہ گناہوں کی تلافی کا موقع نہیں ملے گا۔ ہر انسان کو دنیا میں ایک ہی بار آنے اور آخرت کی تیاری کا موقع ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کر کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۹۶ تا ۹۷

#### قرب قیامت کی ایک نشانی... یا جوج ماجوج کی یلغار

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ	یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں گے یا جوج اور ماجوج
وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴿۹۶﴾	اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے اترتے چلے آئیں گے۔
وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ	اور قریب آگیا سچا وعدہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	تو یکایک پتھر اجائیں گی آنکھیں اُن کی جنہوں نے کفر کیا
يُوَلِّدْنَآ قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا	(کہیں گے) ہائے ہماری خرابی! ہم تو تھے غفلت میں اس سے
بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾	بلکہ ہم تھے ہی ظالم۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کی ایک نشانی ہے یا جوج ماجوج کی یلغار۔ وہ زمین کے بلند حصوں سے زیریں حصوں کی طرف نکل کر دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے۔ پھر کچھ ہی عرصہ بعد قیامت برپا ہو جائے گی۔ تمام انسان دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ غفلت میں زندگی گزارنے والے اُس روز سکتہ کی حالت میں ہوں گے۔ اُن کی آنکھیں پتھر اجائیں گی۔ وہ حسرت سے فریاد کریں گے کہ ہائے ہماری بد بختی! ہم نے اس روز کی تیاری سے غفلت برت کر اپنے ساتھ کتنا بڑا ظلم کیا۔ ایسا ظلم کہ جس کا مداوا اب ممکن ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حسرت سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی تیاری کے لیے بھلائیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۹۸ تا ۱۰۰

#### معبودانِ باطل مشرکین کے ساتھ جہنم میں جلیں گے

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	(اے مشرکوں!) بے شک تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا
حَصْبُ جَهَنَّمَ	وہ جہنم کا ایندھن ہیں
اَنْتُمْ لَهَا وِرْدُوْنَ ﴿۹۸﴾	اور تم اُس میں داخل ہونے والے ہو۔
لَوْ كَانَ هُوَ الْاِلٰهَٓةَ	اگر یہ ہوتے معبود
مَا وُرِدُوْهَا	نہ داخل ہوتے جہنم میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ سب اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	وَ كُلُّ فِيهَا خَلِدٌ ۝۹۹
اُن کے لیے اُس میں چیخنا چلانا ہے	لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ
اور وہ اُس میں کچھ نہیں سنیں گے۔	وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ۝۱۰۰

یہ آیات خبر دے رہی ہیں کہ جہنم میں مشرکین کے ساتھ اُن کے معبودانِ باطل بھی عذاب سے دوچار ہوں گے۔ معبودانِ باطل سے مراد شیطان، دنیا دار قائدین، سردار اور مذہبی پیشوا ہیں جن کی احکاماتِ شریعت کے برخلاف پیروی کی گئی۔ ابنِ کثیر نے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "ہر وہ شخص جس نے پسند کیا کہ اللہ کے بجائے اُس کی بندگی کی جائے وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جنہوں نے اُس کی بندگی کی"۔ اسی طرح پتھر اور لکڑی کے جن بتوں کی پوجا کی گئی وہ بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ بلکہ وہ جہنم کی آگ کے اور زیادہ بھڑکنے کا سبب بنیں گے۔ یہ دیکھ کر مشرکین کو مزید تکلیف ہوگی کہ جن سے وہ شفاعت کی امیدیں لگائے بیٹھے تھے، وہ اُن پر عذاب کی شدت بڑھا رہے ہیں۔ اگر یہ سب واقعی معبود ہوتے تو جہنم میں نہ جلتے۔ پھر اہل جہنم کے نصیب میں چیخ، پکار اور ایسی فریادیں کرنا ہوگا جن کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

نیک لوگوں کے لیے بشارتیں

بلاشبہ وہ لوگ جن کے لیے طے ہو چکی ہے ہماری طرف سے بھلائی	اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی
وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔	اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝۱۰۱
وہ نہیں سنیں گے اُس کی آہٹ	لَا يَسْمَعُونَ حَسِيْسَهَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ اُن چیزوں میں جن کی خواہش کریں گے اُن کے جی ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔	وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿۱۰﴾
غمگین نہیں کرے گی انہیں بہت بڑی گھبراہٹ	لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ
اور استقبال کریں گے اُن کافر شتے	وَتَتَّقُهُمُ الْمَلَائِكَةُ
(کہیں گے) یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔	هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۱۱﴾

ان آیات کے مطابق نیک لوگ جہنم کی ہولناک آواز تو کیا اُس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو گناہ گاروں کے ہوش اڑا دے گی، ان نیک لوگوں پر کوئی اثر نہ ڈال سکے گی۔ اُن پر ایک اطمینان کی کیفیت طاری رہے گی۔ سب کچھ اُن کی توقعات کے مطابق ہو رہا ہو گا۔ ایمان اور اچھے اعمال کی جو پونجی لیے ہوئے وہ دنیا سے رخصت ہوئے تھے، وہ اُس وقت اُن کی ڈھارس بندھائے گی۔ خوف اور غم کے بجائے اُن کے دلوں میں یہ امید پیدا کرے گی کہ عنقریب وہ اپنی نیکیوں کے حسین نتائج دیکھنے والے ہیں۔ فرشتے اُن سے ملیں گے اور بشارت دیں گے کہ وہ دن آچکا ہے جس میں تمہیں نیکیوں کا بھرپورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر وہ خوش نصیب اپنی پسندیدہ نعمتیں حاصل کریں گے اور ہمیشہ ہمیش اُن سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۱۰۴

اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور قدرت کا اندازہ لگانا ممکن ہے

اُس روز ہم لپیٹ لیں گے آسمان کو جیسے لپیٹنا ہوتا ہے طومار میں لکھے ہوئے کاغذات کا	يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ	جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا مخلوق کو ہم دوبارہ پیدا کریں گے اُس کو
وَعَدًا عَلَيْنَا	یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے
اِنَّا كُنَّا فَعَلِينَ ۝۱۳	بے شک ہم ایسا کرنے والے ہیں۔

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور قدرت کا بے مثال نقشہ کھینچ رہی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اتنا بڑا ہے کہ روزِ قیامت وسیع و عریض آسمان اُس کے ہاتھ میں اس طرح لپٹا ہوگا جیسے کتابوں کے طومار لپیٹے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ تمام مردوں کو دوبارہ اسی طرح زندہ فرمائے گا جیسے کہ اُس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اب ہر انسان کو اُس کے اعمال کے اعتبار سے بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۰۵ تا ۱۰۶

#### زمین کے وارث بالآخر نیک لوگ ہوں گے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ	اور یقیناً ہم نے لکھ دیا تھا زبور میں نصیحت کے بعد
اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝۱۵	کہ بلاشبہ زمین کے وارث تو میرے نیک بندے ہوں گے۔
اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝۱۶	اور بے شک اس میں یقیناً ایک پیغام ہے عبادت گزار بندوں کے لیے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ زبور میں وعظ و نصیحت کے بعد بشارت دی گئی کہ زمین کے وارث آخر کار نیک لوگ ہی بنیں گے۔ بلاشبہ یہ بشارت نیک لوگوں کے لیے انتہائی حوصلہ افزا اور خوش کن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بشارت کو یوں واضح فرمایا:

بَلَاغًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ ذُوْى لِّ الْأَرْضِ فَمَا آيَةُ مَشَارِقِهَا وَمَغَارِبِهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْدَعُنَّ مِنْهَا مَا ذُوْى لِّهَا (مسلم)

"حضرت ثوبان راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا۔ پس میں نے اُس کے تمام مشرق و مغرب دیکھ لیے اور میری امت کی حکومت زمین پر وہاں تک پہنچ کر رہے گی جو میرے لیے لپیٹ دی گئی۔"

اس دنیا میں زمین کی وراثت تو اُن ہی نیک لوگوں کو ملے گی جو غلبہ دین کی تکمیل کے وقت موجود ہوں گے۔ البتہ جنت کی سر زمین کے وارث تو تمام ہی نیک لوگ ہوں گے۔ وہ اس نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ان الفاظ میں ادا کریں گے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَبِيدِ (الزمر: )

"کل شکر اللہ کے لیے ہے کہ جس نے سچا کر دیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث بنا دیا ہمیں جنت کی زمین کا کہ ہم رہیں جنت میں جہاں ہم چاہیں۔ پس کیا ہی عمدہ بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔"

### آیت ۱۰۷

نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں

اور اے نبی ﷺ! ہم نے نہیں بھیجا آپ ﷺ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لیے۔	وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
--	---

یہ آیت خوشخبری دے رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت کا پیکر ہیں۔ اس دنیا میں اگر صدق دل سے آپ ﷺ پر ایمان لایا جائے اور پورے خلوص کے ساتھ آپ ﷺ کی پیروی کی جائے تو انفرادی طور پر انسان بے جا رسومات، بدعات، نمائشی قسم کے تکلفات، بلا ضرورت اخراجات، بے بنیاد اوہام سے بچ کر ایک پرسکون زندگی بسر کرتا ہے۔ اجتماعی طور پر ایک ایسے عادلانہ نظام کے نفاذ کی کوشش کرتا ہے جس میں ہر شخص کو اُس کا جائز حق مل رہا ہوتا ہے۔ عالم برزخ میں ہر مسلمان قبر میں اللہ کے رسول ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل کرے گا۔ جس کی زندگی آپ ﷺ کی عطا کردہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

شریعت کے مطابق ہو گی وہ آپ ﷺ کو پہچان لے گا اور اُس کے لیے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے گی۔ پھر عالم آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت مومنوں کے لیے سب سے عظیم رحمت کا ذریعہ بن جائے گی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اس حقیقت کا مظہر ہیں کہ آپ ﷺ کی رحمت صرف عالم انسانیت تک محدود نہیں بلکہ عالم جنات اور تمام مخلوقات تک پھیلی ہوئی ہے۔

### آیات ۱۰۸ تا ۱۱۲

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے شرک کے امکانات کا سد باب

قُلْ اِنَّمَا يُوحِي اِلَيَّ اَنْبَاُ الْهُكْمِ اِلَهٍ وَاحِدٌ	اے نبی ﷺ! فرمائیے بے شک وحی کیا گیا ہے میری طرف کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿۱۰۸﴾	تو کیا تم اُس کی فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہو؟
فَاِنْ تَوَلَّوْاْ	اور اگر وہ رخ پھیر لیں
فَقُلْ اذْنُكُمْ عَلَى سَوَاءٍ	تو فرما دیجئے کہ میں نے تو خبردار کر دیا ہے تمہیں پوری طرح
وَ اِنْ اَدْرٰى اَقْرَبُ اَمْ بَعِيْدٌ	اور میں نہیں جانتا کہ آیا قریب ہے یا دور ہے
مَا تَوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	وہ (عذاب) جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔
اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ	بے شک اللہ جانتا ہے جو ظاہر کیا گیا ہے کسی بات میں سے
وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

وَاِنْ اَدْرِى لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ	اور میں نہیں جانتا شاید وہ (مہلت) آزمائش ہو تمہارے لیے
وَمَتَاعٌ اِلٰی حِيْنٍ ۝۱۱	اور فائدہ ہو ایک وقت تک۔
قُلْ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ	پکار آپ ﷺ نے اے میرے رب! فیصلہ فرمادے حق کے ساتھ
وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعٰنُ	اور (اے کافرو!) ہمارا رب رحمان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے
عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝۱۲	اُس پر جو تم بیان کرتے ہو۔

سابقہ آیت میں نبی اکرم ﷺ کی بے مثال عظمت بیان کی گئی۔ اس بات کا امکان تھا کہ آپ ﷺ سے محبت کرنے والے حد سے تجاوز کرتے ہوئے آپ ﷺ کو خدائی میں شریک کر دیں گے۔ ان آیات میں مذکورہ بالا امکان کا سد باب اس طرح کیا گیا:

i- نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اعلان فرمادیں کہ معبود حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے اور تمام انسانوں کو اُس کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔

ii- جو لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار نہیں کریں گے اُن پر عذاب آکر رہے گا۔ البتہ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ عذاب کے قریب یادور ہونے کے بارے میں اپنی لاعلمی کا بیان کر کے اظہارِ عاجزی کر دیں۔

iii- آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو آگاہ کر دیں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر ظاہر اور چھپائی جانے والی بات کو جانتا ہے۔

iv- آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ نافرمانوں کو بتادیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ عذاب سے قبل کا وقت تمہارے لیے محض وقتی مزے اڑانے کے لیے مہلت ہے یا پھر ایک آزمائش ہے تاکہ شاید تم اپنے کیے پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی راہ پر آ جاؤ۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

۷۔ آخری آیت میں نبی اکرم ﷺ اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی التجا کر رہے ہیں اور دوسری طرف کافروں کو آگاہ فرما رہے ہیں کہ تمہارے مکرو فریب کے مقابلے میں میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ حج

برزخی یعنی مکی ومدنی سورہ مبارکہ

سورہ حج وہ سورہ مبارکہ ہے جس کی کچھ آیات مکی دور کے آخر میں، کچھ دورانِ سفر ہجرت اور کچھ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ گویا یہ برزخی سورہ مبارکہ ہے جس کا کچھ حصہ مکی ہے اور کچھ حصہ مدنی۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۲ تا ۲۴ ایمان بالا آخرت
- آیات ۲۵ تا ۳۷ حج اور قربانی
- آیات ۳۸ تا ۴۱ قتال فی سبیل اللہ کی اجازت اور حکمت
- آیات ۴۲ تا ۷۲ مشرکین کے ساتھ کشمکش
- آیات ۷۳ تا ۷۸ قرآن حکیم کی دعوت

## آیات ۲ تا ۲۴

## وقوع قیامت کا ہولناک منظر

اے لوگو! بچو اپنے رب کی نافرمانی سے	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ
بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔	إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ①
اُس روز تم دیکھو گے اُسے (تو یہ حال ہو گا کہ) غافل ہو جائے گی ہر دودھ پلانے والی اُس سے	يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ
جسے اُس نے دودھ پلایا	عَمَّا أَرْضَعَتْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ	اور گرا دے گی ہر حمل والی
حَمْلَهَا	اپنے حمل کو
وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى	اور تم دیکھو گے لوگوں کو نشہ میں
وَمَا هُمْ بِسُكَارَى	حالانکہ وہ نہیں ہوں گے نشہ میں
وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝۱	اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے

یہ آیات اُس ہولناک منظر کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جب اچانک صور میں پھونک ماری جائے گی اور قیامت کا پہلا مرحلہ واقع ہوگا۔ دوسرے مرحلہ میں صور پھونکنے پر تمام مخلوقات مرجائیں گی سوائے اُن کے جنہیں اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہے۔ تیسرے مرحلہ میں صور پھونکنے پر تمام انسان اور جن زندہ ہو کر میدانِ حشر کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ پہلے مرحلہ کے وقت ایک بہت بڑا زلزلہ آئے گا۔ لوگوں پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگی۔ مائیں دودھ پیتے بچوں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوں گی، حمل والیاں خوف سے حمل گرا دیں گی اور لوگ دہشت کی وجہ سے دیوانے محسوس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کی ہر صورت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳ تا ۴

### بغیر علم کے دینی تعلیمات پر اعتراضات کا انجام

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ	اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے
وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝۱	اور پیروی کرتے ہیں ہر سرکش شیطان کی۔
كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ	حالانکہ لکھ دیا گیا ہے شیطان کے بارے میں کہ جس نے اُسے دوست بنایا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاِنَّهُ يُضِلُّهُ	تو وہ اُسے گمراہ کر دے گا
وَيَهْدِيهِ اِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٣﴾	اور راہ دکھائے گا اُسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف

بعض لوگ اپنی بے عملی اور نفس پرستی کے لیے جواز کے طور پر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اُس کی عطا کردہ تعلیمات پر بے علم ہونے کے باوجود اعتراض کرتے ہیں۔ یہ آیات رہنمائی دے رہی ہیں کہ ایسے لوگ دراصل شیطان کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں۔ شیطان نے بھی حضرت آدم کو سجدہ کرنے کے حکم پر اعتراض کیا تھا۔ شیطان اور اُس کے ایجنٹوں کی پیروی انسان کو گمراہیوں میں دھکیلنے والی اور جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علم صحیح عطا فرمائے، اُس کی روشنی میں رسولوں اور اللہ تعالیٰ کے دیگر نیک بندوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی غیر ضروری بحث اور حجت بازی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵ تا ۷

#### دوبارہ زندہ کیے جانے کے دو ثبوت

يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اے لوگو!
إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ	اگر تم ہو شک میں دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں
فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ	تو بے شک ہم نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے
ثُمَّ مِّنْ نُطْفَةٍ	پھر نطفہ سے
ثُمَّ مِّنْ عَلَقَةٍ	پھر جبے ہوئے خون سے
ثُمَّ مِّنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ	پھر ایسی بوٹی سے جو شکل والی تھی اور بے شکل بھی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



لَنْبَيِّنَ لَكُمْ	تاکہ ہم ظاہر فرمادیں تمہارے لیے
وَنُقَرِّرُ فِي الْأَحْكَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى	اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں رحموں میں جسے چاہیں ایک مقررہ مدت تک
ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا	پھر ہم نکالتے ہیں تمہیں بچے کی صورت میں
ثُمَّ لَتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ	اور پھر تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّى	اور تم میں سے کچھ کو وفات دے دی جاتی ہے
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ	اور تم میں سے کچھ کو لوٹایا جاتا ہے نئی عمر تک
لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا	تاکہ وہ نہ جانے ہر چیز کو جاننے کے بعد کچھ بھی
وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً	اور تم دیکھتے ہو زمین کو بالکل خشک
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ	تو جب ہم نے نازل کیا اُس پر پانی
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ	اُس نے حرکت کی، اور وہ اوپر ابھری
وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝۵	اور اُس نے اگائیں ہر قسم کی بارونق چیزیں۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ	یہ اس لیے ہے کہ یقیناً اللہ ہی اصل حق ہے
وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ	اور بے شک وہ مردوں کو زندہ کرے گا
وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۶	اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا	اور یقیناً قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ①

اور بے شک اللہ زندہ کرے گا انہیں جو قبروں میں ہیں

ان آیات میں ایسے لوگوں کی گمراہی کا رد کیا گیا جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر یقین نہیں رکھتے۔ اس رد کے لیے دو مثالیں دی گئیں:

i- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے تخلیق فرمایا۔ اُن کے بعد ہر انسان کو نطفہ سے تخلیق کیا جاتا ہے۔ ماں کے وجود میں نطفہ جمع ہوا خون بنتا ہے۔ پھر ایک بوٹی کی صورت اختیار کرتا ہے۔ بعد ازاں بوٹی پر نقش و نگار بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس بچہ کو چاہتا ہے تکمیل تک ماں کے بطن میں سلامت رکھتا ہے۔ پھر بچہ مکمل انسان کی صورت میں دنیا میں آتا ہے اور رفتہ رفتہ بچپن، لڑکپن اور جوانی کے مراحل سے ہوتا ہوا بڑھاپے کی منزل کو پہنچ جاتا ہے۔ کسی کو درمیان کے کسی مرحلہ پر ہی وفات دے دی جاتی ہے۔

ii- زمین بالکل ویران سی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر بارش برساتا ہے۔ زمین میں موجود بیج بظاہر بے جان ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے طرح طرح کی نباتات برآمد ہوتی ہیں۔

۱۹

جو اللہ مٹی اور نطفہ سے مکمل انسان بنا سکتا ہے اور مردہ زمین اور بے جان دانوں سے طرح طرح کی نباتات پیدا کر سکتا ہے وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کر سکے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔

### آیات ۸ تا ۱۰

#### دینی تعلیمات پر اعتراض کرنے والوں پر عذاب

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ	اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے
وَلَا هُدًى	اور بغیر کسی ہدایت کے
وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ①	اور بغیر کسی واضح کتاب کے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	موڑنے والا ہے اپنا پہلو (مکبر سے) تاکہ گمراہ کرے اللہ کے راستے سے
لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ	اُس کے لیے رسوائی ہے دنیا کی زندگی میں
وَنَذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝۹	اور ہم چکھائیں گے اُسے قیامت کے دن جلانے والے عذاب کا مزہ۔
ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ	یہ ہے جو آگے بھیجا تیرے دونوں ہاتھوں نے
وَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝۱۰	اور بے شک اللہ تو بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

یہ آیات ایسے لوگوں کا بدترین انجام بتا رہی ہیں جو دینی تعلیمات میں مین میخ نکالتے ہیں حالانکہ اُن کے پاس نہ کوئی علم ہوتا ہے، نہ کوئی عقلی دلیل ہوتی ہے اور نہ ہی کسی الہامی کتاب کی بنیاد پر کوئی ہدایت۔ ایسا شخص خود تو گمراہ ہوتا ہی ہے، دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اُس کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بھون دینے والے عذاب کی سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر ظلم نہیں کرے گا بلکہ یہ اُس کے اپنے سیاہ اعمال کا وبال ہوگا۔

### آیات ۱۱ تا ۱۳

#### منافقانہ طرزِ عمل

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ	اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی کنارہ پر رہ کر
فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ	پھر اگر اُسے پہنچے کوئی بھلائی تو بڑا مطمئن ہوتا ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ	اور اگر پہنچے اُسے کوئی آزمائش
اِنْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهِ	الٹا پھر جاتا ہے اپنے چہرے کے بل
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ	وہ خسارے میں رہا دنیا میں اور آخرت میں
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ⑪	وہی ہے بالکل واضح خسارہ۔
يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ	وہ پکارتا ہے اللہ کے سوا ایسے معبود کو جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اُسے اور نہ ہی نفع پہنچا سکتا ہے اُسے
ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫	وہی تو ہے بہت دور کی گمراہی۔
يَدْعُوْا لِمَنْ ضَرُّهُ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهِ	وہ پکارتا ہے اُسے یقیناً جس کا نقصان قریب تر ہے اُس کے نفع سے
لِبَنَسِ الْهَوٰی	یقیناً وہ برا دوست ہے
وَلِبَنَسِ الْعَشِيْرِ ⑬	اور یقیناً وہ براسا تھی ہے۔

ان آیات میں ایک نام نہاد مسلمان کے منافقانہ طرزِ عمل کی مذمت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے لیکن اپنے مال اور جان کو محفوظ رکھتے ہوئے۔ جہاں مال و جان کی قربانی کا معاملہ ہو وہاں وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے کئی کترا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں شامل ہونے کی وجہ سے دنیا میں کافروں کی طرح ہر خواہش پوری نہیں کر سکتا۔ پھر آخرت میں جزوی اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دوچار ہوگا۔ گویا وہ ایسا بد نصیب ہے جسے دنیا میں بھی نقصان رہا اور آخرت میں بھی۔ ایسے ہی لوگ آخرت میں عذاب سے بچنے کے لیے اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں تاکہ اُن کی شفاعت کے ذریعے آخرت میں دین پر جزوی عمل کی سزا سے بچ سکیں۔ شفاعتِ باطلہ کے تصورات کے زیر اثر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر اور جبری ہو جاتے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہیں۔ لیکن اُن کے یہ شریک انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔ یہ شریک دنیا میں بھی مشرکین کو نقصان یا فائدہ پہنچانے کے قابل نہ تھے، البتہ انہیں اللہ کا شریک ماننے کا جرم آخرت میں مشرکین کے لیے دائمی نقصان کا باعث بنے گا۔

### آیت ۱۴

#### باعمل مومنوں کے لیے بشارت

بے شک اللہ داخل فرمائے گا انہیں جو ایمان لائے اور کرتے رہے اچھے عمل	إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اُن باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ⑬

یہ آیت بشارت دے رہی ہے کہ جو شخص ایمان لائے گا اور اُس کے ساتھ ساتھ اچھے اعمال بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کی لازوال نعمتیں عطا فرمائے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ وہ بندوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، ایک ایک شخص سے اُس کے اعمال کی باز پرس کر سکتا ہے، جسے چاہے معاف فرما سکتا ہے، جسے چاہے سزا دے سکتا ہے اور جسے چاہے بھرپور انعامات سے نواز سکتا ہے۔

### آیات ۱۵ تا ۱۶

#### امید کی رسی تھامے رکھو

اور جو کوئی یہ گمان کرتا رہا ہے کہ ہر گز مدد نہیں کرے گا اُس کی اللہ دنیا اور آخرت میں	مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اُسے چاہیے کہ تان لے ایک رسی آسمان کی طرف	فَلْيَبْذُذْ سَبَبًا إِلَى السَّمَاءِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

پھر اُسے کاٹ دے	ثُمَّ لِيَقْطَعْ
پھر دیکھے کہ آیا دور کر دیا اُس کی تدبیر نے اُس چیز کو جو اُسے غصہ دلارہی تھی۔	فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُدْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝۱۵
اور اسی طرح ہم نے نازل کیا ہے قرآن کو واضح آیات کی صورت میں	وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
اور بے شک اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔	وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ۝۱۶

ان آیات میں اللہ تعالیٰ سے امید کی رسی تھامے رکھنے کی ہدایت ہے۔ اُس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ کیسی ہی مشکلات کا ہجوم ہو اگر انسان اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے اور اُس سے اچھی امید رکھے تو یہ انسان کے لیے صبر و استقامت کا بہت بڑا سہارا ہے۔ بقول حسرت موہانی

ہر حال میں رہا جو ترا آسرا مجھے

مایوس کر سکا نہ ہجوم بلا مجھے

امید کی رسی کاٹ کر یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر انسان کو حاصل کچھ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے ہی تفکرات اور پیچ و تاب کو بڑھاتا ہے۔ اقبال نے کیا خوب نصیحت کی ہے کہ

نہ ہو نوامید، نوامیدی زوالِ علم و عرفاں ہے

امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے رازدانوں میں

آیت ۷۱

حق پر کون ہے؟ فیصلہ ہو گا روزِ قیامت

بے شک جو لوگ ایمان لائے	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
-------------------------	-------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالَّذِينَ هَادُوا	اور جو یہودی ہوئے
وَالصَّبِيَّانَ	اور جو صابی ہیں
وَالنَّصَارَى	اور جو نصاریٰ ہیں
وَالْمَجُوسَ	اور جو مجوسی ہوئے
وَالَّذِينَ اشْرَكُوا	اور وہ کہ جنہوں نے شرک کیا
إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	بے شک اللہ فیصلہ کرے گا اُن کے درمیان روزِ قیامت
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۱۷﴾	بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

یہ آیت اُن چھ گروہوں کا ذکر کر رہی ہے جو نزولِ قرآن کے وقت موجود تھے۔ اُن میں مسلمان، یہودی، صابی (ستارہ پرست)، عیسائی، مجوسی (آتش پرست)، اور مشرکین شامل ہیں۔ اُن میں سے ہر گروہ کا دعویٰ تھا کہ وہ حق پر ہے۔ واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے طرزِ عمل کو دیکھ رہا ہے اور روزِ قیامت فیصلہ کر دے گا کہ کون حق پر ہے؟

### آیت ۱۸

کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہی ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ (وہ ہے)، سجدہ کرتی ہے جسے ہر وہ شے جو آسمانوں میں ہے
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ	اور ہر وہ شے جو زمین میں ہے
وَالشَّمْسُ	اور سورج

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالْقَمَرُ	اور چاند
وَالنُّجُومُ	اور ستارے
وَالْجِبَالُ	اور پہاڑ
وَالشَّجَرُ	اور درخت
وَالدَّوَابُّ	اور تمام جاندار
وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ	اور بہت سے لوگوں میں سے بھی
وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ	اور بہت سے ایسے ہیں، طے ہو گیا ہے جن کے لیے عذاب
وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ	اور جسے ذلیل کر دے اللہ تو کوئی نہیں ہے اُسے عزت دینے والا
إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ <sup>الْحَقُّ</sup>	بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ کائنات کی ہر شے مثلاً سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، زمین پر موجود جملہ مخلوقات اور انسانوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ کوئی شے اس معنی میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ اُس کے قانون کی پابند ہے اور اُس کے احکامات کی نافرمانی نہیں کرتی۔ البتہ انسانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو اس سعادت سے محروم ہے۔ ایسے بدنصیب لوگ ذلیل ہو کر رہیں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے اور اپنے صاحب عزت بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۹ تا ۲۲

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## جہنم کے عذاب کا ہولناک منظر

ہی دو فریق ہیں جو جھگڑ رہے ہیں اپنے رب کے بارے میں	هٰذِهِ خَصْمَتَانِ اِخْتَصِمَا فِي رَبِّهِنَّ
تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	فَالَّذِينَ كَفَرُوا
کاٹ دیے گئے ہیں اُن کے لیے کپڑے آگ سے	قُطِعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ
اور ڈالا جائے گا اُن کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی۔	يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾
گلا دیا جائے گا اُس پانی سے وہ کچھ جو اُن کے پیٹوں میں ہوگا	يُصْهِرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ
اور گلا دی جائیں گی کھالیں بھی	وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾
اور اُن کے لیے ہتھوڑے ہوں گے لوہے کے۔	وَلَهُمْ مَّقَامِعٌ مِّنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾
وہ جب بھی ارادہ کریں گے	كُلَّمَا ارَادُوْا
کہ نکل جائیں جہنم سے تکلیف کی وجہ سے	اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ
وہ اُس میں دوبارہ ڈال دیے جائیں گے	اُعِيْدُوْا فِيْهَا
اور (کہا جائے گا) چکھو جلا دینے والے عذاب کا مزہ۔	وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو جہنم میں دیے جانے والے عذابوں کی حسب ذیل ہولناک تفصیل بیان کی گئی ہے:

i۔ اہل جہنم کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

ii- اُن کے سروں پر کھولتا ہوا گرم پانی انڈیلا جائے گا جس سے اُن کی کھالیں اور انتڑیاں پگھل جائیں گی۔

iii- اُن کے سروں پر لوہے کے ہتھوڑے برسائے جائیں گے۔

iv- وہ جب بھی جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے، ٹھو کریں مار کر واپس جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے اور کہا جائے گا چکھتے رہو بھون دینے والے عذاب کا مزہ۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

### آیات ۲۳ تا ۲۴

#### ہدایت یافتہ لوگوں کے لیے بشارت

بے شک اللہ داخل فرمائے گا انہیں جو ایمان لائے اور کرتے رہے اچھے عمل	اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُن باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	جَنّٰتٍ تَجْرٰى مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
انہیں پہنائے جائیں گے وہاں کنگن سونے کے اور موتی	يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا
اور اُن کا لباس ہوگا وہاں ریشمی۔	وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝۳۱
اور اُن کی رہنمائی کی گئی تھی باتوں میں سے پاکیزہ قول کی طرف	وَهُدُوْا اِلَى الصّٰبِغِ مِنَ الْقَوْلِ
اور اُن کی رہنمائی کی گئی تھی اُس اللہ کے راستے کی طرف جو بہت تعریف والا ہے۔	وَهُدُوْا اِلَى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝۳۲

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات اُن سعادت مندوں کے لیے بشارت کا پیغام دے رہی ہیں جن کو دنیا میں پاکیزہ قول یعنی کلمہ توحید اور اُس ہستی کے راستے کی ہدایت دی گئی جس کی تعریف کائنات میں جاری و ساری ہے۔ اُن خوش نصیبوں کو ایسے باغات عطا ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ اُن کے لباس ریشم کے اور اُن کا سامانِ زینت سونے کے کنگنوں اور موتیوں کی صورت میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت اور جنت کی نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۲۵

حرم کی سرزمین پر مسجد کی طرح سب کا حق ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا	بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	اور روکا اللہ کی راہ سے
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اور مسجد حرام سے
الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً	جسے ہم نے بنایا ہے تمام لوگوں کے لیے برابر
الْعَاكِفُ فِيهِ	خواہ رہنے والا ہو وہاں
وَالْبَادِ	اور خواہ باہر سے آنے والا ہو
وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ	اور جو کوئی چاہے گا اُس میں غلط روی ظلم کے ساتھ
نُنْزِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾	ہم چکھائیں گے اُسے دردناک عذاب کا مزہ۔

اس آیت میں سرزمینِ حرم کی عظمت اور اُس کے حوالے سے آداب کی پاسداری کی اہمیت واضح کی گئی۔ حرم کی سرزمین پر تمام مسلمانوں کے حقوق یکساں ہیں۔ یہ تمام مسلمانوں کے لیے بالکل اسی طرح ہے جیسے ایک مسجد ہوتی ہے۔ اس کی وضاحت مفتی محمد شفیع نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں اس طرح کی ہے:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

" اتنی بات پر تمام امت اور ائمہ فقہاء کا اتفاق ہے کہ مسجد حرام اور حرم شریف مکہ کے وہ تمام حصے جن سے افعال حج کا تعلق ہے جیسے صفا مروہ کے درمیان کا میدان جس میں سعی ہوتی ہے اور منیٰ کا پورا میدان اسی طرح عرفات کا پورا میدان اور مزدلفہ کا پورا میدان، یہ سب زمینیں سب دنیا کے مسلمانوں کے لئے وقف عام ہیں۔ کسی شخص کی ذاتی ملکیت ان پر نہ کبھی ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔"

جو لوگ حرم کی سرزمین کی طرف آنے والوں کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں یا اس سرزمین کے لیے طے شدہ آداب کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اس سرزمین کے آداب یہ ہیں کہ یہاں شرک نہ کیا جائے، قتل و غارت گری نہ کی جائے، کسی شکار کو مارا یا بھگا یا نہ جائے، چند معینہ درختوں کے علاوہ دیگر درختوں کو کاٹنا نہ جائے وغیرہ۔

### آیات ۲۶ تا ۲۷

حج کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی پکار اور اس کا جواب

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ	اور جب ہم نے متعین کر دیا ابراہیمؑ کے لیے بیت اللہ کی جگہ کو
أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا	(اور حکم دیا) کہ شریک نہ کرنا میرے ساتھ کسی کو بھی
وَوَهَبْنَا لِيٰسَاقٍ لِّطَافَيْنِ	اور پاک رکھو میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے
وَالْقَابِلِينَ	اور قیام کرنے والوں کے لیے
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝۲۶	اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔
وَإِذْ نَفَخْنَا فِي السَّائِبِ بِالْحَجِّ	اور اعلان عام کر دو لوگوں میں حج کا
يَا تُؤْتِكُمْ رِجَالًا	وہ آئیں گے تمہارے پاس پیدل

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ	اور ہر دُہلی اُونٹنی پر
يَأْتِيَنَّ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيْقٍ ۝۲۷	جو آئیں گی ہر دور دراز کے راستے سے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ حرم کی سرزمین میں حضرت ابراہیمؑ کو آباد کیا گیا اور انہیں حکم دیا گیا کہ اس سرزمین کو شرک کی گندگی سے پاک رکھنے کی کوشش کریں۔ مسجد حرام میں صفائی اور طہارت کا خاص اہتمام کریں تاکہ طواف کرنے والوں اور نماز ادا کرنے والوں کو سہولت میسر ہو۔ لوگوں کو حج کی ادائیگی کے لیے پکاریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکار کو دنیا کے ہر کونے تک پہنچا دے گا اور لوگ قیامت تک بڑے ذوق و شوق سے حج کی ادائیگی کے لیے آتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کا صادق ہونا ہر دور میں ثابت ہوتا رہا ہے۔ دنیا بھر سے لوگ مال اور وقت کا گراں قدر اثاثہ کر کے اور بڑی مشقتیں برداشت کرتے ہوئے ہر سال حج کے لیے بڑے اہتمام اور لگن سے سرزمین حرم کی طرف آتے ہیں۔

### آیات ۲۸ تا ۲۹

#### حج کے آداب، ارکان اور برکات

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ	تاکہ وہ (حج کرنے والے) حاضر ہوں اپنے فائدوں کی جگہوں پر
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ	اور ذکر کریں اللہ کے نام کا مقررہ دنوں میں
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ	ان پر (ذبح کرتے ہوئے) جو عطا کیے ہیں اللہ نے انہیں چوپایوں میں سے مویشی
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ۝۲۸	پس کھاؤ ان میں سے خود بھی اور کھلاؤ تنگدست محتاج کو بھی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ	پھر چاہیے کہ وہ دور کریں اپنی میل کچیل
وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ	اور پوری کریں اپنی نذریں
وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٠﴾	اور طواف کریں قدیم گھر کا۔

یہ آیات حج کی برکات، آداب اور کچھ ارکان کی طرف رہنمائی کر رہی ہیں۔ اجتماع حج کی وجہ سے کئی لوگوں کو معاشی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک عالمگیر معاشرتی برادری کا اظہار ہوتا ہے، روحانی طور پر جذباتِ ایمانی کو جلا حاصل ہوتی ہے اور عبادات کا کئی گنا اجر و ثواب ملتا ہے۔ حج قبول ہونے کی صورت میں زندگی بھر کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر جو قربانی کی عبادت ہے اُس کے گوشت سے خود بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے لیکن آداب میں سے ہے کہ ضرورت مندوں کو بھی اس میں شریک کیا جائے۔ دیگر نذریں پوری کی جائیں، سر حلق کروایا جائے اور احرام کھول دیا جائے۔ پھر ناخن کٹوائے جائیں اور غسل کے ذریعہ جسم سے گرد اور میل کچیل دور کی جائے۔ اس کے بعد بیت اللہ جا کر طوافِ زیارت کار کن ادا کیا جائے۔

### آیات ۳۰ تا ۳۱

### حج کی عبادت کا حاصل

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللّٰهِ	یہ سن چکے اور جو تعظیم کرے گا اللہ کی حرمتوں کی
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهِ عِنْدَ رَبِّهِ	تو یہ بہتر ہے اُس کے لیے اُس کے رب کے پاس
وَاُحِلَّتْ لَكُمْ الْاَنْعَامُ	اور حلال کر دیے گئے ہیں تمہارے لیے چوپائے
اِلَّا مَا يُثْلٰى عَلَيْكُمْ	سوائے اُن کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ	پس بچو بتوں کی گندگی سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ①	اور بچو جھوٹی بات سے۔
حُنَفَاءَ لِلَّهِ	یکسو ہوتے ہوئے اللہ کے لیے
غَيْرِ مُشْرِكِينَ بِهِ	نہ ہو شرک کرنے والے اُس کے ساتھ
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ	اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا
فَكَانَ تَمَازُجًا مِّنَ السَّمَاءِ	سو وہ تو گویا گر گیا آسمان سے
فَتَخَطَّفَهُ الطَّيْرُ	پھر اچک لیا اُسے پرندوں نے
أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ②	یا پھینک دیا اُسے ہوانے کسی دور کی جگہ پر۔

یہ آیات حج کی عبادت کا حاصل بتا رہی ہیں کہ انسان ہر قسم کے شرک اور اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے محترم ٹھہرایا ہے اُن کا احترام کرے۔ حلال جانوروں کو صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔ بت پرستی اور جھوٹ کو چھوڑ دے۔ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ہے۔ شرک کرنے والا ایسا بد نصیب ہے کہ وہ توحید کے بلند مرتبہ سے گرتا ہے تو خواہش نفس اُسے بہت دور کی پستی میں پھینک دیتی ہے یا شیطان اور اُس کے کارندے یعنی پنڈت، پروہت اور دنیا دار پیروں جیسے جنگلی پرندے اُسے مزید گمراہ کرتے ہیں اور نذرانوں کے نام پر اُس کے وسائل کو نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔

آیات ۳۲ تا ۳۳

شعائر اللہ کا احترام... دل میں تقویٰ ہونے کی علامت

ذَلِكَ وَمَنْ يُعِظْمُ شَعَائِرَ اللَّهِ	یہ سن چکے اور جو تعظیم کرے گا اللہ کی حرمتوں کی
فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ③	تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور تمہارے لیے ان مویشیوں میں فائدے ہیں ایک مدت تک کے لیے	لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم گھر ہے۔	ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَىٰ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٥﴾

جو شے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا شعور پیدا کرے وہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ ان آیات میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ شعائر اللہ کا احترام کرتے ہیں وہ واقعی دل میں تقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس جو ایسا نہ کریں تو گویا ان کے دل خوفِ خدا سے خالی ہیں۔ شعائر اللہ میں بیت اللہ، سرزمینِ حرم، حرمت والے مہینے، حج اور عمرہ کے لیے جانے والے لوگ، حرم میں قربانی کے لیے وقف کردہ جانور یا اس مقصد کے لیے لے جائے جانے والے جانور وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کا احترام لازم ہے۔ البتہ دورِ ان سفر ضرورت پڑنے پر قربانی کے جانوروں پر سواری کی جاسکتی ہے اور ان کے دودھ سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

### آیات ۳۴ تا ۳۵

#### قربانی کی عبادت کا حکم

اور ہر امت کے لیے ہم نے مقرر کر دی قربانی کی عبادت	وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا
تاکہ وہ ذکر کریں اللہ کے نام کا ان پر (ذبح کرتے ہوئے) جو عطا کیے ہیں اللہ نے انہیں چوپایوں میں سے مویشی	لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ
پس تمہارا معبود ہے ایک ہی معبود	فَالِهَهُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ
سو اس کی فرمانبرداری کرو	فَلَهُ اسْلُبُوا
اور اے نبی! خوش خبری سنا دیجیے عاجزی اختیار کرنے	وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٦﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



والوں کو	
وہ لوگ کہ جب بھی ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا	الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ
کانپ جاتے ہیں اُن کے دل	وَجَلَتْ قُلُوبُهُمْ
اور وہ صبر کرنے والے ہیں اُس مصیبت پر جو آپڑے اُن پر	وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ
اور وہ قائم کرنے والے ہیں نماز	وَالْمُقِیِّی الصَّلَاةِ
اور اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے اُنہیں (اللہ کی خوشنودی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔	وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿۲۵﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اُمت کے لیے قربانی کی عبادت طے فرمائی۔ اس کی صورت یہ ہے کہ حلال جانوروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اُس کے نام پر ذبح کیا جائے۔ یہ اُس کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنا لازم ہے خواہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ ایسے لوگوں کے لیے شاندار بدلہ کی خوشخبری ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں، اُس کا ذکر سن کر لرز جائیں، اُس کی راہ میں آنے والی ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں، نماز قائم کریں اور اُس کی راہ میں مال خرچ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی کردار عطا فرمائے۔ آمین!

بعض عقل پرست قربانی کی عبادت کو وسائل کا ضیاع قرار دیتے ہیں۔ اُنہیں سوچنا چاہیے کہ قربانی کی عبادت اُس عظیم واقعہ کی یاد گار ہے جب سیدنا ابراہیمؑ، اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے بیٹے سیدنا اسماعیلؑ کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ کیا عقلی اعتبار سے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی توجیح ممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معیار ہماری عقل نہیں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اہمیت اُس کے حکم کی ہے نہ کہ ہماری ناقص عقل کی۔ بقول اقبال

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل  
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۳۶

## اونٹ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی

اور اونٹ، ہم نے بنایا ہے جسے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے	وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
تمہارے لیے اُن میں خیر ہے	لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ
تو نام لو اللہ کا اُن پر انہیں قطار میں باندھ کر	فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ
پھر جب لگ جائیں زمین سے اُن کے پہلو	فَاذْأَوْجَبَتْ جُنُوبُهَا
تو کھاؤ اُس میں سے	فَكُلُوا مِنْهَا
اور کھلاؤ صبر سے بیٹھے فقیر کو اور بے قرار فقیر کو بھی	وَاطْعُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ
اسی طرح سے ہم نے قابو میں کر دیئے وہ اونٹ تمہارے لیے تاکہ تم شکر کرو۔	كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۳۶﴾

اس آیت میں اونٹ کا ذکر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کے طور پر ہوا ہے۔ اس جانور سے انسان کو کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ صحرا کے سفر کا بڑا مفید ذریعہ ہے۔ کئی روز تک بھوک اور پیاس کے ساتھ بھی سفر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گرمی کی شدت، تیز ہوائیں، ریت کے تھپڑے اس پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ پھر اس کا گوشت نہ صرف خوراک کا ذریعہ بلکہ کئی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ اس کی ہڈیاں بھی کئی مفید مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر بڑی جسامت رکھنے کے باوجود اسے انسانوں کے قابو میں کر دیا ہے۔ اس جانور کو ذبح نہیں بلکہ نحر کیا جاتا ہے۔ اسے کھڑا کر کے اس کا ایک پاؤں باندھ دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کے حلقوم میں زور سے نیزہ مارا جاتا ہے جس سے خون کا ایک فوارہ نکل پڑتا ہے۔ پھر جب کافی خون

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

نکل جاتا ہے تب یہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ جب یہ تڑپنا بند کر دیتا ہے تو اس کی کھال اتاری جاتی ہے۔ اب اس کا گوشت خود بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور فقراء کو بھی دینا چاہیے۔ اس عظیم نعمت کے عطیہ کے حوالے سے لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

### آیت ۳۷

#### قربانی کی روح اور مقصد

لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا	ہر گز نہیں پہنچے گا اللہ کو ان کا گوشت
وَلَا دِمَآؤُهَا	اور نہ ہی ان کا خون
وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ	اور لیکن پہنچتا ہے اُس کو تقویٰ تمہاری طرف سے
كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ	اسی طرح اللہ نے قابو میں دے دیا انہیں تمہارے تاکہ تم بڑائی کرو اپنے قول و فعل سے اللہ کی
عَلَىٰ مَا هَدٰكُمْ	اس پر جو اُس نے ہدایت دی ہے تمہیں
وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۷﴾	اور اے نبی! خوش خبری سنا دیجیے نیک لوگوں کو۔

یہ آیت ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ قربانی کی عبادت کی روح تقویٰ ہے یعنی یہ جذبہ کہ انسان اپنی خواہشات اور مرغوباتِ نفس کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے قربان کر دے۔ پھر اس عبادت کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو جاری و ساری کرنے کی کوشش کرنا۔ جانور ذبح کرتے ہوئے تو ہم کہتے ہیں "اللہ اکبر" یعنی اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی ہماری زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ تعالیٰ بڑا ہے؟ کیا اُس کی مرضی اور اُسی کا قانون ہمارے گھر، معاشرے اور پورے ملک میں نافذ ہے۔ اگر نہیں تو قربانی کی عبادت ہمیں اس مقصد کے لیے جدوجہد کرنے کا فرض ہر سال یاد دلاتی ہے۔

### آیات ۳۸ تا ۴۱

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## قتال فی سبیل اللہ کی اجازت اور اس کی حکمت

بے شک اللہ دفاع فرمائے گا اُن کی طرف سے جو ایمان لائے	إِنَّ اللَّهَ يُدْفِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا
بلاشبہ اللہ پسند نہیں فرماتا ہر خیانت کرنے والے نا شکرے کو۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝
اجازت دے دی گئی (جنگ کرنے کی) انہیں جن کے ساتھ لڑائی کی جارہی ہے اس لیے کہ اُن پر ظلم کیا گیا ہے	أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَتِّلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا
اور اللہ اُن کی مدد پر یقیناً قادر ہے۔	وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝
یہ وہ لوگ ہیں جو نکال دیئے گئے اپنے گھروں سے ناحق	الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ
محض اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے	إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ
اور اگر ہٹانہ ہوتا اللہ کالوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ	وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
تو ضرور ڈھادیئے جاتے راہب خانے	لَهَدَّ مَتَّ صَوَامِعُ
اور گر بجے	وَبِيعُ
اور معبد خانے	وَصَلَوَاتُ
اور مسجدیں	وَمَسْجِدُ
ذکر کیا جاتا ہے جن میں اللہ کے نام کا کثرت سے	يُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ	اور ضرور مدد فرمائے گا اللہ اُس کی جو مدد کرے گا اللہ (کے دین) کی
إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝۲۰	بے شک اللہ یقیناً بڑی قوت والا زبردست ہے۔
الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ	اور وہ لوگ (اللہ کے محبوب بندے) کہ اگر ہم انہیں اقتدار دیں زمین میں
أَقَامُوا الصَّلَاةَ	تو وہ قائم کریں گے نماز
وَأَتُوا الزَّكَاةَ	اور ادا کریں گے زکوٰۃ
وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ	اور حکم دیں گے نیکی کا
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ	اور روکیں برائی سے
وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝۲۱	اور اللہ ہی کے اختیار میں ہے تمام معاملات کا انجام۔

یہ آیات سفر ہجرت کے دوران نازل ہوئیں۔ ان آیات میں مسلمانوں کو کفار کے خلاف جنگ کی اجازت دی گئی۔ اس سے قبل کئی دور میں مسلمانوں کو حکم تھا کہ کفار کے ظلم و تشدد کے جواب میں ہاتھ نہ اٹھائیں تاکہ انہیں مسلمانوں کو کچلنے کا جواز نہ ملے۔ اس طرح نہ صرف مسلمان اپنی افرادی قوت محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوئے بلکہ ظلم کے مقابلے میں حسن اخلاق کے مظاہرہ سے کئی اور اصحابِ خیر بھی اُن کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ اب ایسے ظالموں کے خلاف جنہوں نے مسلمانوں پر ظلم کیا اور انہیں ہجرت پر مجبور کیا، مسلمانوں کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کی دعوت دینے، دین حق کو قائم کرنے اور شر کی جگہ خیر کو فروغ دینے کی کوشش کرنے والے مسلمانوں کو اپنا مددگار قرار دے کر بہت بڑے اعزاز سے نواز رہا ہے اور اُن سے اپنی یقینی نصرت کا وعدہ فرما رہا ہے۔ مزید ارشاد ہوا کہ اگر ظالموں کو ظلم سے نہ روکا جائے گا تو زمین میں فساد پھیلتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ذکر کے مراکز بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ ظلم کے خاتمہ کے بعد جب مسلمانوں کو زمین پر اقتدار ملے گا تو وہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کریں گے۔ اُن کی حکومت نیکی کو دبانے کے بجائے اُسے فروغ دینے کی خدمت انجام دے گی اور اُن کی طاقت بدیوں کو پھیلانے کے بجائے اُن کے دبانے میں استعمال ہوگی۔

### آیات ۴۲ تا ۴۵

مسلمانوں کے لیے خوشخبری... کافروں کے لیے دھمکی

وَاِنْ يُكَذِّبُوكَ	اور اے نبی! اگر کفار جھٹلاتے ہیں آپؐ کو
فَقَدْ كَذَّبْتَ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ	تو جھٹلایا تھا ان سے پہلے قوم نوحؑ نے
وَعَادُ وَثَمُودُ ﴿۴۲﴾	اور قوم عاد اور قوم ثمود نے۔
وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿۴۳﴾	اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ نے۔
وَاَصْحٰبُ مَدْيَنَ	اور مدین والوں نے
وَكَذَّبَ مُوسٰی	اور جھٹلایا گیا موسیٰؑ کو
فَاَمْلٰیْتُ لِلْكَافِرِيْنَ	تو میں نے مہلت دی انہیں جنہوں نے کفر کیا
ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ	پھر پکڑ لی اُن کی
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرٍ ﴿۴۴﴾	تو پھر کیسا رہا میرے انکار کا انجام۔
فَكَاَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا	پس کتنی ہی بستیاں تھیں، ہم نے تباہ کیا انہیں
وَهِيَ ظَالِمَةٌ	جبکہ وہ ظالم تھیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فِيهَا خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا	پھر وہ گری پڑی ہیں اپنی چھتوں پر
وَبُئْرِ مُعْطَلَةٍ	اور کتنے ہی کنویں بے کار پڑے ہیں
وَقَصْرِ مَشِيدٍ ۝۲۵	اور کتنے ہی مضبوط محل ویران ہو چکے ہیں۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں بھی کئی قوموں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ انہیں ایک وقت تک مہلت دی گئی اور پھر تباہ و برباد کر دیا گیا۔ کئی بستیاں تباہی کی وجہ سے کھنڈرات بنی ہوئی ہیں۔ کئی کنویں جہاں کبھی رونق ہوتی تھی ویران پڑے ہیں۔ کئی شاندار محلات جہاں جاہ و جلال کے مناظر تھے آج سنسان اور عبرت کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ مشرکین مکہ کی خیر اسی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہیں اور شرک سے باز آجائیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو پھر تباہی و بربادی سے دوچار ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔

## آیت ۲۶

کفار کی آنکھیں نہیں دل اندھے ہیں

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ	کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں
فَتَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا	تو ہوتے ان کے دل کہ جن سے وہ غور و فکر کرتے
أَوْ أَذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا	اور ہوتے ان کے کان کہ جن کے ذریعے سے وہ سنتے
فَإِنَّهَا لَا تَعْيَى الْبَصَارُ	تو بے شک اندھی نہیں ہوتی آنکھیں
وَلَكِنْ تَعْيَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝۲۶	اور لیکن اندھے ہو جاتے ہیں دل جو سینوں کے اندر ہیں۔

یہ آیت انسان کے روحانی وجود کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ انسان کے وجود میں روح کا مسکن دل ہے۔ روح دل سے دیکھتی، سنتی اور سوچتی ہے۔ آنکھیں اشیاء کا ظاہر دیکھتی ہیں اور دل اشیاء کی حقیقت دیکھتا ہے۔ بقول اقبال :

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

دلِ مینا بھی کر خدا سے طلب  
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

اور

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے  
لیکن جوشے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

کافر و وحانی اعتبار سے مردہ اور حیوانی اعتبار سے زندہ ہوتے ہیں۔ لہذا جسمانی آنکھوں سے تو خوب دیکھتے ہیں لیکن اُن کے دل اندھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس محرومی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

آیات ۴۷ تا ۴۸

ظالم برباد ہو کر رہیں گے

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ	اے نبی! وہ جلدی مانگ رہے ہیں آپ سے عذاب
وَلَكِنْ يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ	اور ہر گز خلاف نہیں کرے گا اللہ اپنے وعدے کے
وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾	اور بے شک ایک دن آپ کے رب کے ہاں ایک ہزار برس کے برابر ہے اُس حساب سے جو تم شمار کرتے ہو
وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا	اور کتنی ہی بستیاں تھیں، میں نے انہیں مہلت دی
وَهِيَ ظَالِمَةٌ	جبکہ وہ ظالم تھیں
ثُمَّ أَخَذْتُهَا	پھر میں نے پکڑ لی اُن کی
وَإِلَى الْبَصِيرِ ﴿٤٨﴾	اور میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



ہر دور میں کافر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی وعید کو مذاق سمجھتے رہے اور طنزیہ انداز سے مطالبہ کرتے رہے کہ لے آؤ ہم پر عذاب۔ یہ آیات انہیں آگاہ کر رہی ہیں کہ عذاب کافروں پر آکر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک دن اُن کے دنوں کے اعتبار سے ہزار برس کا ہے۔ وہ مہلت کو طویل سمجھ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کی مہلت بہت کم ہے۔ اُن سے پہلے بھی کئی قوموں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور پھر اُس نے انہیں ایسی سزا دی کہ وہ رہتی دنیا تک نشانِ عبرت بن گئیں۔ اگر کوئی ظالم دنیا میں عذاب سے بچ گیا تو آخرت میں اُسے اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے پیش ہونا ہے اور وہاں اُسے اپنے ظلم کی پوری پوری سزا مل جائے گی۔

### آیات ۴۹ تا ۵۱

نبی اکرم ﷺ کی طرف سے صاف صاف اعلان

قُلْ	اے نبی! فرمائیے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اے لوگو
إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۴۹﴾	بے شک میں تمہارے لیے صاف صاف خبر دار کرنے والا ہوں
فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	تو وہ لوگ جو ایمان لائے اور کرتے رہے اچھے عمل
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۵۰﴾	اُن کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی ہے۔
وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَتِنَا مُعْجِزِينَ	اور جو لوگ کوشش کرتے رہے ہماری آیات (کے مقاصد) کو ناکام کرنے کی
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۵۱﴾	وہی لوگ جہنم والے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری لوگوں کو اخروی انجام سے خبردار کر دینا ہے۔ ایمان لانے اور نیکیاں کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کی نعمت حاصل کریں گے اور انہیں مہمانوں کی طرح انتہائی عزت و اکرام سے رزق اور دیگر انعامات سے نوازا جائے گا۔ اس کے برعکس کچھ مجرمین ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ شرم و حیا کی اقدار رواج پائیں اور وہ بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ سود کی لعنت ختم ہو اور وہ سودی معیشت کو فروغ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کی شریعت کے مطابق عادلانہ قوانین نافذ ہوں اور وہ چاہتے ہیں کہ اُن کے مفادات کے تحفظ کے لیے خود ساختہ قوانین جاری و ساری ہوں۔ ایسے باغی اور سرکش لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔

### آیات ۵۲ تا ۵۴

#### شیطان کی آمیزش... اللہ کی طرف سے اصلاح

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى	اور اے نبی! ہم نے نہیں بھیجے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نہ ہی کوئی نبی
أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ	مگر یہ کہ جب وہ کوئی ارادہ کرتے تھے
فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ	کچھ ملا دیتا تھا شیطان اُن کے ارادے میں
ثُمَّ يُحْكُمُ اللَّهُ أَيْتَهُ	تو مٹا دیتا تھا اللہ اُسے جو ملا دیتا تھا شیطان
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾	پھر اللہ پختہ کر دیتا تھا اپنی آیات
لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ	اور اللہ سب کچھ جاننے والا کمالِ حکمت والا ہے۔
	تاکہ اللہ بنادے اُسے جو شیطان نے ڈالا ہے ایک آزمائش اُن کے لیے کہ جن کے دلوں میں مرض ہے

اور سخت ہیں جن کے دل	وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ
اور بے شک ظالم یقیناً بہت دور کی مخالفت میں ہیں۔	وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝۵۲
اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جنہیں دیا گیا ہے علم	وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
کہ بے شک وہ (قرآن) حق ہے آپ کے رب کی طرف سے	أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
تو وہ ایمان لائیں اُس پر	فِيَوْمٍ مُّوَابِهٍ
پھر جھک جائیں اُس کے لیے اُن کے دل	فَتَخَبَتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ
اور بے شک اللہ یقیناً ہدایت دینے والا ہے انہیں جو ایمان لائے سیدھے راستے کی طرف	وَإِنَّ اللَّهَ لَهُدٍ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝۵۳

ان آیات میں شیطان کے پیدا کردہ فتنہ کا ذکر ہے۔ جب بھی کوئی نبی اللہ تعالیٰ کے کسی حکم پر عمل درآمد کے لیے منصوبہ بندی فرماتے تو شیطان اُن کے منصوبہ میں کچھ آمیزش کی کوشش کرتا تھا۔ اس آمیزش کو اللہ تعالیٰ نے کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔ یہ آمیزش ایسے لوگوں کے خبیث باطن کو ظاہر کر دیتی جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتا۔ گویا ایسے بد باطن لوگ بے نقاب ہو جاتے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ شیطان کی شامل کردہ آمیزش کو مٹا کر اپنے حکم کی صداقت ثابت کر دیتا جس سے صادق الایمان لوگوں کے ایمان و یقین اور تسلیم و رضا میں اضافہ ہو جاتا۔ سورۃ الانعام کی آیت ۸۹ میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی:

فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَفِرِينَ ۝

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

"پھر اگر انکار کریں نبی ﷺ کی باتوں کا یہ مکہ والے تو ہم نے مقرر کر دیے ہیں ایسے لوگ جو ان باتوں کا انکار کرنے والے نہ ہوں گے۔"

آپ ﷺ غور فرما رہے تھے کہ وہ کون سی قوم ہے جو قرآن کی قدر کرے گی۔ آپ ﷺ کا گمان تھا کہ یہ اہل طائف ہیں۔ آپ ﷺ طائف کی طرف گئے لیکن انہوں نے مکہ والوں سے بھی زیادہ دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ جن کے دلوں میں خباثت تھی شیطان نے اُن کے ذہنوں میں وسوسہ اندازی کی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی مذکورہ بشارت کو غلط قرار دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فوراً ہی مدینہ منورہ سے آنے والوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور کچھ ہی عرصہ میں اہل مدینہ کے لیے مذکورہ بشارت سچ ثابت ہوئی۔

### آیات ۵۵ تا ۵۷

#### قرآن پر شک کرنے والوں کے لیے ذلت آمیز عذاب

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ (قرآن) کے بارے میں شک میں	اور ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس
حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ تَأْتِيَهُمُ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝۵۵	یہاں تک کہ آجائے گی اُن پر قیامت اچانک یا آئے گا اُن پر عذاب ہر خیر سے خالی دن کا۔
اَلْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	کل اختیار اُس روز ہو گا اللہ ہی کے لیے وہ فیصلہ فرمائے گا اُن کے درمیان
فَالَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ حَيٰثِ النَّعِيْمِ ۝۵۶	پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کرتے رہے اچھے عمل وہ ہوں گے نعمتوں والے باغات میں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا	اور جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو
فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝۵۷	پس اُن کے لیے ہوگا ذلت والا عذاب۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے حوالے سے شکوک و شبہات کا شکار رہیں گے۔ یہاں تک کہ اُن پر ایک نحوست والے دن کا عذاب آئے گا یا پھر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ روزِ قیامت مکمل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ نیک بندوں کو نعمتوں والے باغات میں داخل فرمائے گا اور نافرمانوں کو ذلت والے عذاب سے دوچار کرے گا۔

### آیات ۶۰ تا ۵۸

#### ہجرت کے بعد بھی آزمائشیں آئیں گی

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	اور وہ لوگ کہ جنہوں نے ہجرت کی اللہ کے راستے میں
ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا	پھر وہ قتل کر دیے گئے یا فوت ہو گئے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا	ضرور عطا فرمائے گا اللہ انہیں بہترین رزق
وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝۵۸	اور بے شک اللہ یقیناً ہے ہی بہترین رزق دینے والا۔
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ	ضرور داخل کرے گا انہیں ایسی جگہ، وہ پسند کریں گے جسے
وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝۵۹	اور بے شک اللہ یقیناً سب کچھ جاننے والا بڑے تحمل والا ہے۔
ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ	یہ سن چکے اور جس نے بدلہ لیا ویسا ہی جیسی زیادتی کی گئی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تھی اُس کے ساتھ	
پھر زیادتی کی گئی اُس پر	ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
ضرور مدد فرمائے گا اُس کی اللہ	لَيَنْصُرَهُ اللَّهُ
بے شک اللہ یقیناً بہت درگزر کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ عَفُودٌ ①

ان آیات میں ایسے لوگوں کو بشارت دی گئی جو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ اگر دورانِ سفر ہجرت انہیں شہید کر دیا گیا یا وہ طبعی موت سے وفات پا گئے، ہر صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں بہترین ٹھکانہ اور عمدہ رزق دے گا۔ البتہ ہجرت کے بعد امتحانات ختم نہ ہوں گے۔ اب اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے کا حکم آئے گا

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

ان جنگوں میں کبھی فتح حاصل ہوگی (معرکہ بدر) اور کبھی وقتی شکست بھی ہوگی (معرکہ احد)۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی مدد ان سرفروشنوں کے ساتھ ہوگی اور آخری فتح انہی کی ہوگی۔

### آیات ۶۱ تا ۶۴

کائنات کا پورا نظام اللہ تعالیٰ ہی چلا رہا ہے

یہ (مومنوں کی مدد) اس لیے ہے کہ اللہ ہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں	ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُوَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں	وَيُوَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأَنَّ اللَّهَ سَبِيحٌ بَصِيرٌ ﴿٦١﴾	اور بے شک اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔
ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ	یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی اصل حق ہے
وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ	اور بلاشبہ جسے بھی وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ باطل ہے
وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٦٢﴾	اور بے شک اللہ ہی بہت بلند و بالا سب سے بڑا ہے۔
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً	اور کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نازل کرتا ہے آسمان سے پانی
فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً	تو ہو جاتی ہے زمین سرسبز
إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿٦٣﴾	بے شک اللہ بہت باریک بین ہر چیز سے باخبر ہے۔
لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ	اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
وَأَنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦٤﴾	اور بے شک اللہ ہی غنی ہر تعریف کے لائق ہے۔

یہ آیات واضح کر رہی ہیں کہ کائنات کے تمام امور اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلوں ہی سے انجام پارہے ہیں۔ رات اور دن کی گردش اُس کے حکم سے جاری ہے۔ بارش اُس کے حکم سے برستی ہے۔ ہر طرح کے نباتات اُس کے حکم سے زمین کو زینت بخشتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے کا مالک وہی ہے۔ تمام مخلوقات اُس کی محتاج ہیں لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں۔ پوری کائنات میں اُس کی حمد و ثناء جاری و ساری ہے۔ جب کل اختیار اُسی کے پاس ہے تو پھر اُس کے سوا دیگر معبودوں کو پکارنے والا عمل باطل ہے اور ایسا کرنے والے جھوٹے اور سیاہ کار ہیں۔

### آیات ۶۵ تا ۶۶

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## اللہ تعالیٰ کے احسانات... بندوں کی ناشکری

اور کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کام میں لگا دیا تمہارے لیے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ
اور کشتیوں کو جو چلتی ہیں سمندر میں اُس کے حکم سے	وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ
اور اُس نے روکا ہوا ہے آسمان کو کہ گر نہ پڑے زمین پر مگر اُس کے حکم سے	وَيُؤَسِّسُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ
بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ یقیناً بڑا مہربان ہمیشہ رحم کرنے والا ہے	إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٥﴾
وہی تو ہے جس نے زندگی دی تمہیں	وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ
پھر موت دے گا تمہیں	ثُمَّ يَمِيتُكُمْ
پھر زندہ کرے گا تمہیں	ثُمَّ يُحْيِيكُمْ
بے شک انسان واقعی بہت ناشکر ہے۔	إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿١٦﴾

یہ آیات اللہ تعالیٰ کے انسانوں پر حسب ذیل احسانات بیان کر رہی ہیں :

- i- انسانوں کو زمین میں موجود ہر شے سے فائدے حاصل کرنے کی صلاحیت دی گئی۔
- ii- سمندروں میں کشتیاں اور بڑے بڑے جہاز انسانوں کے فائدے کے لیے رواں دواں رہتے ہیں۔
- iii- آسمان ایسی مضبوط چھت ہے جسے اللہ تعالیٰ تھامے ہوئے ہے ورنہ وہ اہل زمین پر گر جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



iv- انسانوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا اور وہی زندہ رکھے ہوئے ہے۔ انسان کا مرنا اور پھر جی اٹھنا بھی اُسی کے حکم سے ہوگا۔ محرومی یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے احسانات کو جاننے اور اُن سے فائدہ اٹھانے کے باوجود ناشکری کرتی ہے اور اُس کے احکامات کی نافرمانی کرتی ہے۔

### آیات ۶۷ تا ۷۰

#### عبادات کے طریقہ پر اعتراض کیوں؟

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا	اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر کیا بندگی کا طریقہ
هُمْ نَاسِكُوهُ	وہ بندگی کرنے والے ہیں جس کے مطابق
فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ	تو انہیں چاہیے کہ وہ نہ جھگڑا کریں آپ سے اس معاملہ میں
وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ	اور بلاتے رہیے اپنے رب کی طرف
إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾	بے شک آپ یقیناً بالکل سیدھی ہدایت پر ہیں۔
وَإِنْ جَدَلُواكَ	اور اگر وہ جھگڑا کریں آپ سے
فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾	تو فرما دیجئے کہ اللہ جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔
اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	اللہ فیصلہ کرے گا تمہارے درمیان روزِ قیامت
فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾	اُن امور کے بارے میں جن میں تم اختلاف کرتے رہے۔
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

میں ہے	
بے شک یہ سب ایک کتاب میں ہے	إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ
بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔	إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۷۰﴾

اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے لیے بندگی کی مختلف صورتیں اور عبادت کے مختلف طریقے طے فرمائے۔ یہ آیات کافروں کو خبردار کر رہی ہیں کہ وہ مسلمانوں کی عبادت کے طریقوں پر اعتراض نہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ بالکل درست طریقے پر اللہ تعالیٰ کی بندگی کر رہے ہیں اور اسی طرح کرتے رہیں۔ اُس کے علم میں کائنات کی ہر شے ہے۔ وہ اعتراض کرنے والوں کے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ روزِ قیامت فیصلہ فرمادے گا کہ کون سا عمل حق ہے اور کون سا عمل باطل۔

### آیات ۷۱ تا ۷۲

#### اعتراض کرنے والے اپنے گریبان میں جھانکیں

اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا اُن کی، نہیں نازل کی اللہ نے جن کے لیے کوئی دلیل	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا
اور نہیں ہے اُن کے پاس اس کے لیے کوئی علم	وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ
اور نہ ہوگا ظالموں کے لیے کوئی مددگار۔	وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿۷۱﴾
اور جب اُن پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات	وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ
تو اے نبی! آپ محسوس کر لیں گے اُن لوگوں کے چہروں پر جنہوں نے کفر کیا ہے انکار	تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ
لگتا ہے کہ وہ جھپٹ پڑیں گے اُن پر جو تلاوت کرتے ہیں	يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتُلَوْنَ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اُن کے سامنے ہماری آیات	
فرمائیے تو کیا میں بتاؤں تمہیں زیادہ تکلیف دہ چیز اس سے بھی	قُلْ أَفَأَنْبِئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَٰلِكُمْ
جہنم کی آگ! وعدہ کیا ہے اُس کا اللہ نے اُن سے جہنموں نے کفر کیا	النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔	وَبِئْسَ الْبَصِيرُ ﴿۷۱﴾

ان آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کافر مسلمانوں کی عبادت کے طریقہ پر تو طنز کرتے ہیں اور خود اُن معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری۔ نہ ہی کسی علمی تحقیق سے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود کا ثبوت ملا ہے۔ ہٹ دھرمی کی یہ حالت ہے کہ جب مشرکین پر قرآن حکیم کی واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ تلاوت کرنے والے مومنوں پر ٹوٹ پڑنا چاہتے ہیں۔ آج انہیں جس قدر ان آیات کا سننا ناگوار لگ رہا ہے، اس سے کہیں زیادہ ناگوار جہنم کی وہ آگ ہوگی جس میں ان مشرکین کو جھونک دیا جائے گا۔

### آیات ۷۳ تا ۷۴

### اللہ تعالیٰ کی معرفت کی کمی... شرک کا سبب

اے لوگو! بیان کی جاتی ہے ایک مثال پس بہت غور سے سنو اسے	يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاستَبْعُوا اللَّهَ
بے شک وہ معبود جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا	إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
وہ ہر گز نہیں بنا سکتے ایک مکھی اگرچہ وہ سب جمع ہو جائیں اُس کے لیے	لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَإِنْ يَسْأَلْهُمْ الذُّبَابُ شَيْئًا	اور اگر چھین لے اُن سے مکھی کوئی چیز
لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ	تو وہ نہیں چھڑا سکتے اُسے مکھی سے
ضَعْفَ الطَّالِبِ وَالْبَطُولُ ۝۴۲	کمزور ہے چاہنے والا اور وہ بھی جسے چاہا گیا۔
مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ	اور اُنہوں نے قدر نہیں کی اللہ کی، جیسا کہ اُس کی قدر کرنے کا حق تھا
إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝۴۳	بے شک اللہ یقیناً بڑی قوت والا زبردست ہے۔

یہ آیات شرک کی نفی کے لیے ایک بلیغ تمثیل پیش کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو وسیع و عریض کائنات اور کیسی بڑی بڑی مخلوقات بنائی ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جاتا ہے وہ سب کے سب مل کر ایک مکھی نہیں بنا سکتے۔ مکھی بنانا تو دور کی بات ہے وہ تو اس قدر لاچار ہیں کہ مکھی اگر اُن کے سامنے رکھی ہوئی نذر و نیاز کا کوئی ذرہ لے اڑے تو اُس سے چھین نہیں سکتے۔ کتنے بے بس ہیں معبود اور کتنے بے بس ہیں اُنہیں پکارنے والے! بلاشبہ انسان کا مطلوب اگر پست ہوگا تو اُس کا کردار بھی پست ہوگا اور اگر مطلوب بلند ہوگا تو کردار بھی بلند ہوگا۔ اقبال اسی لیے کہتا ہے کہ

محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے

ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دیگر معبودوں سے مانگنے کی حماقت اس لیے کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے حد و حساب قدرتوں کی معرفت نہیں رکھتا۔ اگر اُسے احساس ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دینے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ مخلوقات کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے دوچار نہ ہوتا۔

## آیت ۷۵

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## رسالت کی دو کڑیاں

اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے بھی	اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ
بے شک اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿۷۵﴾

اس آیت کا تعلق ایمان بالرسالت سے ہے۔ انسان اس قابل نہ تھا کہ براہ راست اللہ تعالیٰ کے احکامات سن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس تک اپنی تعلیمات پہنچانے کے لیے رسالت کی دو کڑیاں جاری فرمائیں۔ ایک رسولِ ملک حضرت جبرائیل ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ وحی رسول بشر یعنی انسانوں میں سے انبیاء پر نازل فرماتا رہا۔ پھر ان انبیاء کے ذریعے وحی عام انسانوں تک پہنچتی رہی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود سب سننے اور دیکھنے والا ہے۔ وہ انسانوں کی ہر پکار کو سنتا ہے اور اُن کو ہر حال میں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

## آیت ۷۶

اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل سے واقف ہے

اللہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔	وَالِلَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۷۶﴾

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے بارے میں جانتا ہے کہ اُس نے کس شے کو مقدم کیا ہے اور کس شے کو پس پشت ڈال دیا ہے؟ اُس کی ترجیح شریعت ہے یا خواہش نفس اور آخرت ہے یا دنیا؟ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہر انسان کا طرزِ عمل جانچا جائے گا اور پھر اُسے اچھا یا برا بدلہ دیا جائے گا۔

## آیت ۷۷

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## عمل کی دعوت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا	اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ	اور بندگی کرو اپنے رب کی
وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ	اور کام کرو بھلائی کے
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۷۷﴾	تاکہ تم فلاح پاؤ

اس آیت میں اہل ایمان کو عمل کرنے کی دعوت اس طرح دی گئی کہ:

i- وہ باقاعدگی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رکوع و سجدہ کریں یعنی نماز ادا کریں۔

ii- عبادات سے آگے بڑھ کر پوری زندگی میں ذوق و شوق سے اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کریں۔

iii- بھلائی کے کام کریں اور لوگوں کی فلاح اخروی کے لیے دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ادا کریں۔ لوگوں کو نیکی کی تلقین کریں

اور برائی کی ہر صورت سے بچانے کی کوشش کریں۔

عام طور پر بھلائی کے کاموں سے مراد دنیا میں خدمتِ خلق کے کام لیے جاتے ہیں۔ خدمتِ خلق کا یہ تصور محدود ہے۔ ہمیں لوگوں کی صرف دنیا کے مسائل کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ اُن کی آخرت سنوارنے اور اُنہیں جہنم سے بچانے کی فکر بھی کرنی چاہیے۔ بلاشبہ کسی کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرنا ہی پائیدار خدمتِ خلق ہے۔ آیت کے آخر میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ مذکورہ بالا تین کام کریں گے وہ فلاح پائیں گے۔

## آیت ۸

اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ	اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں جیسا کہ اُس کی راہ میں جہاد
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کرنے کا حق ہے	
اُس نے چن لیا ہے تمہیں	هُوَ اجْتَبَاكُمْ
اور نہیں رکھی تم پر دین میں کوئی تنگی	وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ
یہ دین ہے تمہارے والد ابراہیم کا	مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرٰهِيْمَ
انہوں نے نام رکھا تھا تمہارا مسلمان اس سے پہلے	هُوَ سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ
اور اس قرآن میں بھی (یہی نام ہے)	مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
تاکہ ہو جائیں رسول گواہ تم پر	لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ
اور تم ہو جاؤ گواہ لوگوں پر	وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلٰى النَّاسِ
پس قائم کرو نماز اور دوز کوۃ	فَاقِيْبُوْا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ
اور چمٹ جاؤ اللہ کے ساتھ	وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ
وہ کار ساز ہے تمہارا	هُوَ مَوْلٰكُمْ
کیا خوب کار ساز ہے اور کیا خوب مددگار ہے۔	فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۱۷﴾

اس آیت میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سر بلندی کے لیے مال و جان سے اس طرح جہاد کریں جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اُس کا کلمہ سر بلند ہو اور اُس کی عطا کردہ شریعت نافذ ہو۔ نفاذ شریعت بندوں کا بھی حق ہے۔ شریعت کے نفاذ ہی میں لوگوں کے لیے عدل ہے۔ ہر شخص کو اُس کا حق ملے گا اور کوئی لوٹ کھسوٹ نہ ہوگی۔ اسی سے دنیوی خدمتِ خلق کا بھی حق ادا ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں اسلام جیسا مکمل دین دیا جس میں رہبانیت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

نہیں بلکہ ہر فطری تقاضے کی تسکین کا پاکیزہ طریقہ بتایا گیا ہے۔ پھر اسلام کے غلبہ کے لیے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دے کر گویا ایک اعلیٰ کام کے لیے جن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکا دینا ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی دین کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! روزِ قیامت عدالتِ خداوندی قائم ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ آکر گواہی دیں گے کہ انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اب اگر ہم نے بھی دین پر عمل اور دین کو لوگوں تک پہنچانے کی پوری کوشش کی تو سرخرو ہوں گے۔ دوسری صورت میں اپنی بے عملی اور دوسروں کی گمراہی کا وبال ہمارے سر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین! آیت کے آخر میں حکم دیا گیا کہ اب عمل کا آغاز کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کے ساتھ چٹ جاؤ یعنی اُس کے ہر حکم پر عمل کرو۔ پھر دیکھنا اللہ تعالیٰ تمہاری کیسے مدد کرتا ہے

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے

پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہترین کار ساز اور بہترین مددگار ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---